﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۹

جمعۃ المبارک ۶ر دسمبر ۲۰۰۲ء

یکم رشوال ۱۴۲۳ ہجری قمری ۶ر فتح ۱۳۸۱ ہجری شمسی

شمارہ ۴۹

دربارِ الٰہی میں آواز

سفر طائف سے واپسی پر آنحضرت ﷺ نے یہ دعا کی:

"اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے تو مجھے کس کے سپرد کرے گا۔ کیا ایسے دشمن کے حوالے کرے گا جو مجھے تباہ کر دے یا کسی ایسے قریبی کے سپرد جسے تُو میرے معاملہ میں کلی اختیار دے دے۔ اگر تُو مجھ سے ناراض نہیں تو پھر مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہاں تیری وسیع تر عافیت کا مَیں ضرور طلبگار ہوں۔

(سیرت ابن ہشام جلد ۱ باب سعی الرسولؐ الی ثقیف)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

یہ بڑی رعونت کی جڑ اور بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دے دیا جاوے۔

نیک انسان جو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر نیکی اختیار کرتا ہے اُس میں ایک ربّانی رعب ہوتا ہے اور دلوں میں پڑ جاتا ہے کہ یہ باخدا ہے۔

"﴿وَالَّذِیۡنَ جَاھَدُوۡا فِیۡنَا ......﴾(العنکبوت:۷۰) میں مجاہدہ سے مراد یہی مشق ہے کہ ایک طرف دعا کرتا رہے، دوسری طرف کامل تدبیر کرے۔ آخر اللہ تعالیٰ کا فضل آجاتا ہے اور نفس کا جوش وخروش دب جاتا اور ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اور ایسی حالت ہو جاتی ہے جیسے آگ پر پانی ڈال دیا جاوے۔ بہت سے انسان ہیں جو نفس امارہ ہی میں مبتلا ہیں۔

مَیں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں باہم نزاعیں بھی ہو جاتی ہیں اور معمولی نزاع سے پھر ایک دوسرے کی عزت پر حملہ کرنے لگتا ہے اور اپنے بھائی سے لڑتا ہے۔ یہ بہت ہی نامناسب حرکت ہے۔ یہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ ایک اگر اپنی غلطی کا اعتراف کر لے تو کیا حرج ہے۔ بعض آدمی ذرا ذرا سی بات پر دوسرے کی ذلّت کا اقرار کئے بغیر پیچھا نہیں چھوڑتے۔ ان باتوں سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام ستار ہے۔ پھر یہ کیوں اپنے بھائی پر رحم نہیں کرتا اور عفو اور پردہ پوشی سے کام نہیں لیتا۔ چاہئے کہ اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے اور اس کی عزت وآبرو پر حملہ نہ کرے.........

یہ بڑی رعونت کی جڑ اور بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دے دیا جاوے۔ ایسے امور سے نفس خراب ہو جاتا ہے، اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ غرض یہ سب امور تقویٰ میں داخل ہیں اور اندرونی بیرونی امور میں تقویٰ سے کام لینے والا فرشتوں میں داخل کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں کوئی سرکشی باقی نہیں رہ جاتی۔ تقویٰ حاصل کرو کیونکہ تقویٰ کے بعد ہی خدا تعالیٰ کی برکتیں آتی ہیں۔ متقی دنیا کی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے۔ خدا ان کا پردہ پوش ہو جاتا ہے۔ جب تک یہ طریق اختیار نہ کیا جاوے کچھ فائدہ نہیں۔ ایسے لوگ میری بیعت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ فائدہ ہو بھی تو کس طرح جب کہ ایک ظلم تو اندر ہی رہا۔ اگر وہی جوش، رعونت، تکبر، عجب، ریاکاری، سریع الغضب ہونا باقی ہے جو دوسروں میں بھی ہے تو پھر فرق ہی کیا ہے؟ سعید اگر ایک ہی ہو اور وہ سارے گاؤں میں ایک ہی ہو تو لوگ کرامت کی طرح اس سے متاثر ہوں گے۔ نیک انسان جو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر نیکی اختیار کرتا ہے اُس میں ایک ربّانی رعب ہوتا ہے اور دلوں میں پڑ جاتا ہے کہ یہ باخدا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے خدا تعالیٰ اپنی عظمت سے اس کو حصہ دیتا ہے اور یہی طریق نیک بختی کا ہے۔

پس یاد رکھو کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھائیوں کو دکھ دینا ٹھیک نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ جمیع اخلاق کے متمم ہیں اور اس وقت خدا تعالیٰ نے آخری نمونہ آپ کے اخلاق کا قائم کیا ہے۔ اس وقت بھی اگر وہی درندگی رہی تو پھر سخت افسوس اور کم نصیبی ہے۔ پس دوسروں پر عیب نہ لگاؤ کیونکہ بعض اوقات انسان دوسرے پر عیب لگا کر خود اس میں گرفتار ہو جاتا ہے اگر وہ عیب اس میں نہیں۔ لیکن اگر وہ عیب سچ مچ اس میں ہے تو اس کا معاملہ پھر خدا تعالیٰ سے ہے۔

بہت سے آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے بھائیوں پر معاً ناپاک الزام لگا دیتے ہیں۔ ان باتوں سے پرہیز کرو۔ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاؤ اور اپنے بھائیوں سے ہمدردی، ہمسایوں سے نیک سلوک کرو۔ اور اپنے بھائیوں سے نیک معاشرت کرو اور سب سے پہلے شرک سے بچو کہ یہ تقویٰ کی ابتدائی اینٹ ہے۔ (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۴۱ تا ۲۴۴)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آہستہ آہستہ بہتری کی طرف مائل ہے۔

احباب جماعت اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کی کامل وعاجل شفایابی اور صحت وتندرستی والی فعّال لمبی زندگی کے لئے دردمندانہ دعاؤں، صدقات اور نوافل کا سلسلہ جاری رکھیں

(لندن ۲۹ر نومبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق تازہ اطلاعات ایم ٹی اے پر اعلانات اور امراء جماعت کے نام سرکلرز کے ذریعہ احباب تک پہنچائی جاتی ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ احباب رمضان کے ان مبارک ایام میں خصوصیت کے ساتھ اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی کامل وعاجل شفایابی، صحت وتندرستی والی فعال لمبی زندگی اور آپ کی تمام مہمات دینیہ عالیہ میں عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں کے لئے دردِ دل سے دعاؤں میں مصروف ہونگے۔

گزشتہ ہفتہ کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ کی صحت عمومی طور پر بہتر رہی۔ حضور انور ایدہ اللہ دفتر بھی تشریف لاتے رہے اور ڈاک ملاحظہ فرمانے کے علاوہ نجی اور دفتری ملاقاتیں بھی فرمائیں۔ حضور کے معالجین نے بھی حضور ایدہ اللہ کی بحالی صحت کی رفتار پر تسلّی کا اظہار کیا ہے۔ فزیوتھراپی کا عمل بھی جاری ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ کی جسمانی کمزوری آہستہ آہستہ دور ہو رہی ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے میں کمزوری دور ہونے میں وقت لگے گا۔ ۲۸ر نومبر کی شام کو ڈاکٹر جینکنز، جنہوں نے حضور ایدہ اللہ کی انجیو پلاسٹی کی تھی، نے معمول کا معائنہ کیا اور حضور انور کے دل کی حالت کو تسلّی بخش قرار دیا۔ الحمد للہ

احباب جماعت اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کی کامل شفایابی اور صحت وتندرستی والی فعال لمبی زندگی کے لئے دردمندانہ دعاؤں، صدقات اور نوافل کا سلسلہ جاری رکھیں۔ مولا کریم ہم پر رحم فرمائے اور حضور کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رہے اور ہم سب آپ کے زیر سیادت شاہراہ غلبہ اسلام پر پوری تمکنت کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔ آمین

......☆......☆......

اداریہ

حقیقی عید اُسی کی ہے جو اللہ اور اس کی رضا کو حاصل کرلے

آج ۶؍دسمبر ۲۰۰۲ء جمعہ کا مبارک دن ہے اور آج ہی برطانیہ میں عید الفطر بھی ہے۔ عید الفطر ایک ماہ کے مسلسل روزوں کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومنین کے لئے خاص خوشیوں اور مسرتوں کا پیغام لے کر آتی ہے۔

عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عید کی خوشی اس وجہ سے ہوتی ہے کہ ایک ماہ کی مسلسل بھوک پیاس کی آزمائش سے جان چھوٹی اور رمضان کے مہینہ میں نوافل اور تراویح اور تہجد اور عبادات میں غیر معمولی شغف اور کثرتِ تلاوت قرآن کریم اور صدقات و خیرات وغیرہ کے خصوصی اہتمام کے جو پاکیزہ سلسلے جاری رہتے تھے ان سے رخصت ہوئی اور عید کا دن گویا ایک قید سے آزادی کا دن ہے اور اسی لئے لوگ نہا دھو کر، زرق برق لباس پہن کر، اچھے اچھے کھانے کھاتے، تحائف کا تبادلہ کرتے، ایک دوسرے کو مبارکبادیں دیتے اور خوشیاں مناتے ہیں۔ لیکن عید کی خوشی کا یہ تصور جاہل، شکم پرست، مُلّاں کا تصور تو ہو سکتا ہے مگر اسلام کی پر حکمت تعلیم اور آنحضرت ﷺ کے بیان فرمودہ فلسفۂ عید سے اس کا دور کا بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔

آنحضرت ﷺ نے اپنے پاکیزہ ارشادات میں افطار کی حکمت کو نہایت جامعیت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں۔ ایک خوشی اس وقت اسے ملتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اسے اس وقت ملے گی جب وہ اپنے ربّ سے ملاقات کرے گا۔ کیونکہ حضور اکرمؐ ہی کی ایک اور حدیث قدسی کے مطابق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا ہوں۔ پس روزہ دار کی حقیقی خوشی تو لقاء باری تعالیٰ کے نصیب ہونے میں ہے۔

رمضان کے مبارک مہینہ میں ایک مومن اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع اور خالصۃً اس کی رضا اور لقاء کے حصول کے لئے روزہ کی حالت میں ان تمام باتوں سے بھی رکتا ہے جو عام حالات میں اس کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے جائز اور حلال ہیں۔ اسے کھانے پینے کی چیزیں میسر ہوتی ہیں مگر وہ روزہ کی حالت میں ان کے استعمال سے محض اس لئے رکتا ہے کہ اس کے پیارے اللہ کا حکم ہے۔ اسی طرح اس کے پاس اس کی پیاری بیوی ہے جس سے وہ جنسی تعلق قائم کر سکتا ہے لیکن چونکہ اس کے محبوب اللہ کا حکم ہے کہ روزہ کی حالت میں اس سے اجتناب کرو اس لئے وہ اس کی تعمیل کرتا ہے۔ کیونکہ اسے اپنے رب کی، اپنے خالق و مالک کی رضا اور خوشنودی عزیز تر ہے۔ سارا دن وہ مرضیٔ مولا کو اپنی رضا و رغبت پر ترجیح دیتا ہے اور جب افطار کا وقت آتا ہے تو اس کے لئے یہی چیزیں مباح ہو جاتی ہیں اور وہ اللہ کے حکم کے تابع ہی روزہ افطار کرتا ہے اور اس کی رخصتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اور یوں اسے اس بات سے خوشی نصیب ہوتی ہے کہ اسے اللہ کی رضا کو مقدم کرنے کی توفیق اور سعادت حاصل ہوئی اور وہ اس آزمائش میں پورا اُترا۔ اسی کے شکرانے میں وہ عبادت اور ذکر الٰہی اور صدقہ و خیرات ایسی عظیم نیکیوں کی طرف پہلے سے بڑھ کر متوجہ ہوتا ہے۔

پس سچے مومن کا افطار یا روزوں کے اختتام پر خوشی منانا اس لئے ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی اطاعت کی توفیق نصیب ہوئی۔ وہ اس لئے خوشی مناتا ہے کہ اس کا خدا اس سے خوش ہے اور اپنے مولا سے ملاقات کی بشارت اس کے لئے خوشی کا موجب ہوتی ہے۔ سارا رمضان لقاء باری تعالیٰ کے لئے اسے جن ریاضتوں کے بجالانے کی سعادت نصیب ہوئی اور ان کی قبولیت کے نتیجہ میں اسے محبت الٰہی کی جو پاکیزہ لذتیں نصیب ہوئیں اور قرب کی جو منزلیں طے ہوئیں یہ وہ باتیں ہیں جو اس کے لئے حقیقی عید اور حقیقی خوشی اور مسرت کا موجب بنتی ہیں۔ اب جو اپنے محبوب کی رضا کو پالے، اسے اس کا قرب اور اس کی دید حاصل ہو جائے وہ اپنی بخت آوری پر کیوں خوش نہ ہو۔ وہی تو ہے جو حقیقت میں خوشی منانے کا حق رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روزہ دار مومنین رمضان کے کامیابی سے گزرنے پر خوشی مناتے ہیں اور ایک دوسرے کو مبارکبادیں دیتے اور دعوتیں کرتے اور اپنے غریب و مسکین بھائیوں کو بھی اپنی خوشیوں میں شامل کر کے اپنے لئے مزید رضائے باری تعالیٰ کے حصول کے سامان کرتے ہیں۔

ایسا شخص جس کی زندگی کا مقصود اور محبوب اللہ کی ذات ہو اور پورا مہینہ وہ اس کی رضا اور قرب کے حصول کے لئے ہر قسم کی تکلیف کو بشاشت سے قبول کرنے پر مستعد رہا ہو وہ عید الفطر کے روز کس طرح اپنے اس مقصد کو فراموش کر سکتا ہے۔ وہ عید مناتا ہے اور افطار کرتا ہے اور اچھے اچھے کھانے کھاتا اور دنیا کی نعمتوں سے متمتع ہوتا ہے تو اس لئے کہ اس کے محبوب اللہ کا یہی حکم ہے اور اس کے رسولؐ کی یہی تعلیم ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے عید کے روز نمازوں سے رخصت نہیں دی بلکہ شکرانہ کے اظہار کے لئے مومنین کے لئے پانچ نمازوں کے علاوہ عید کی نماز بھی رکھ دی۔ اور اسی لئے مومنین خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور تکبیر اور تہلیل یعنی اَللّٰهُ اَكْبَر، اَللّٰهُ اَكْبَر، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. وَاللّٰهُ اَكْبَر، اَللّٰهُ اَكْبَر وَلِلّٰهِ الْحَمْد کا کثرت سے ورد کرتے ہیں۔ کیونکہ محبوب حقیقی کے ذکر میں ہی ان کی سچی خوشی اور ان کے دل کا اطمینان ہے۔ اسی کی طرف سورۃ البقرہ کی آیت ۱۸۶ میں ان الفاظ میں اشارہ فرمایا گیا کہ ﴿وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾

پس حقیقی عید اسی کی ہے جس کی رمضان کی عبادتیں عند اللہ مقبول ہوئیں اور اسے رضائے باری تعالیٰ کو اپنے نفس اور اپنی ازواج و اولاد اور دنیا کی ہر چیز پر مقدم کرنے کی خاص توفیق نصیب ہوئی۔ اور پھر وہ رمضان المبارک کی اس تربیت کو اپنی ساری زندگی پر ہمیشہ کے لئے حاوی کر لیتا ہے۔ کیونکہ وہی ہے جس پر آسمان سے فرشتے اترتے ہیں اور اسے دائمی سلامتی کی نوید سناتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب روزہ داروں کے روزے قبول فرمائے اور اپنی محبت اور رضا اور لقاء کی نوید سے سچی خوشیاں نصیب فرمائے۔ اور یہ عید واقعی ہم سب کے لئے مبارک ہو۔

دُعائے اَشک

شفیع و شافی و قادر! انہیں شفا سے نواز

خلیجِ اشک میں اٹھی ہے لہر سی - جیسے
چلی ہو درد کے صحرا میں نہر سی - جیسے
درِ نیاز پہ جھکتے ہیں صبح و شام ، ہنوز
دراز ہو تیرا دستِ عطا یونہی ، ساقی!
کہ مے کشوں کو ہے فکر سبو و جام ، ہنوز
سحر کو چاکِ شبِ تار سے نکلا - پھر سے
حیاتِ نو ہو بہم پھر بہ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰه
تجلیوں کو نگاہوں سے یوں جگا پھر سے
خدائے کون و مکاں! بخت کو اشارہ کر
سراب ریگ میں پھر زمزم سبیل چلے
کھلے بہ ناز اِرَم خاک کو ستارہ کر
شفیع و شافی و قادر! انہیں شفا سے نواز
قضا کو ٹالنے والے اے صاحبِ اعجاز!
بپاسِ شانِ مسیحی دمِ وفا سے نواز!
سریر انجمن آراء کو سرفرازی بخش
رہے جبین منور بہ نورِ فتحِ مبیں
رکاب پا بہ فلک ہو وہ شانِ تازی بخش
حیات و موت کے مالک! جو ہو یہ نذر قبول
میری حیات کا ہر دن ہو ان کے نام طلوع
تو مشتِ خاک کو میری ہو قرضِ جان وصول
سرِ غریب پہ دستِ دُعا رہے ، یا ربّ!
علاج گردشِ دوراں رہے رُخِ انور
فقیر شہر پہ ظلِ ھُما رہے ، یاربّ!
حضورِ غیب رہے مستجاب ، ثم آمین
دعائے اشک بایں انتخاب ، ثم آمین

(ایچ۔ آر۔ ساحر۔ امریکہ)

(تقریر جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۲ء)

فلسفۂ نماز اور اس کی اہمیت

(دوست محمد شاہد۔مورخ احمدیت)

کروڑ جاں ہو تو کردوں فدا محمدؐ پر
کہ اس کے لطف و عنایات کا شمار نہیں

مذہبی تاریخ اور سلسلہ انبیاء میں ہمارے سید و مولیٰ نبیوں کے سردار، رسولوں کے فخر، مرسلوں کے سرتاج، خاتم المومنین، خاتم العارفین، خاتم النبیین، حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی وہ منفرد اور ممتاز اور ابدالآباد کے تخت پر بیٹھنے والے زندہ نبی ہیں جنہوں نے چودہ سو سال قبل دنیا بھر کو یہ خوشخبری دی کہ میری سنو! مَیں تمام اقوام عالم ہی کو نہیں ہر فرد کو، زمین و آسمان چاند، مریخ اور دوسرے ستاروں تک ہی نہیں اس غیر محدود دنیا کے خالق و مالک یعنی عرش کے خدا تک پہنچانے کے لئے آیا ہوں چنانچہ اللہ جلشانہ نے آپ کی زبان مبارک سے قرآن مجید کی سورۂ کہف کی آخری آیت میں یہ اعلانِ عام فرمایا ﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا﴾ یعنی جو شخص بھی اپنے رب کی زیارت کا خواہاں ہے اسے اس کے مناسب حال عمل بھی کرنا ہوگا۔ پھر یہ رہنمائی بھی فرمائی ﴿يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ﴾ (الانشقاق:۷) یعنی اے انسان تو اپنے رب کی ملاقات کا شرف ضرور حاصل کر سکتا ہے مگر اس مقصد میں کامیابی کے لئے تجھے زبردست مجاہدہ کرنا پڑے گا۔ اس مجاہدہ کا سورۃ فاتحہ میں ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ﴾ کی دعا سے کیا گیا ہے اور اسی کا اصطلاحی نام قیام نماز ہے۔

فلسفہ نماز اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالنے سے قبل اس نظریاتی تغیر عظیم کا تذکرہ ضروری ہے کہ اب مغربی دنیا کے دانشور اور سائنسدان خدا کی ہستی پر ایمان لا رہے ہیں مثلاً امریکہ کے ماہر حیاتیات پروفیسر ایڈون کانکلن پروفیسر پرنسٹن یونیورسٹی نے کچھ عرصہ قبل بیان دیا کہ:

"زندگی کا آغاز محض کسی اتفاقی حادثہ میں ہوا ہے؟ یہ خیال بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ لغت کی ایک مکمل کتاب کسی چھاپہ خانہ کے اتفاقی دھماکے کے نتیجہ میں خود بخود چھپ گئی تھی"۔(ریڈرز ڈائجسٹ مئی ۱۹۵۶ء صفحہ ۸۷)

مجھے یاد ہے کہ پچھلی صدی کے آخری عشرہ میں جبکہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد مبارک پر جرمنی کے طول و عرض میں مجالس سوال و جواب میں شریک ہو رہا تھا۔ ایک معزز جرمن سکالر نے یہ دلچسپ سوال کیا کہ خدا نظر کیوں نہیں آتا؟ میں نے بتایا کہ ایٹم (Atom) کی دریافت نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اشیاء جس قدر لطیف سے لطیف تر ہوتی جاتی ہیں ان میں طاقت و قوت کا بے پناہ اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ چنانچہ اس سنسنی خیز انکشاف نے ساری دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا کہ آکسیجن (Oxygen) کے اربوں کھربوں ایٹم کی ضخامت بال کے ایک ٹکڑے کے برابر بھی نہیں ہوتی۔ ایک انچ میں 12 کروڑ 50 لاکھ ایٹم کاغذ کے پن کے سر پر (صرف) ایک ہی لائن میں تقریباً بیس لاکھ ایٹم رکھے جاسکتے ہیں۔

(سائنس شاہراہ ترقی پر صفحہ ۱۳۹ از علی ناصر زیدی ناشر کتاب منزل کشمیری بازار لاہور)

یہ جدید سائنٹفک تحقیق بیان کرنے کے بعد میں نے عرض کیا کہ ایٹم جیسی عظیم ترین مگر لطیف ترین طاقت کے خالق کو جس نام سے بھی آپ حضرات یاد کریں آپ مجاز ہیں مگر آپ کو یہ ضرور تسلیم کرنا پڑے گا کہ ایٹم پیدا کرنے والی ہستی کو ایٹم سے بھی زیادہ لطیف در لطیف اور وراء الوراء ہونا چاہئے ورنہ وہ ایٹم کی تخلیق ہرگز نہیں کر سکتا۔ غلامانِ مصطفیٰ کے ادنیٰ ترین چاکر کے اس جواب سے جرمن سکالر پوری طرح مطمئن ہو گئے جس کے بعد انہیں مزید کسی اور سوال کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔

مرے پکڑنے کی قدرت تجھے کہاں صیاد
کہ باغِ حسنِ محمد کی عندلیب ہوں میں

اس زمانہ کے مامور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے قیام جماعت سے بھی چار سال قبل ۱۸۸۵ء میں ممالک عالم کے پیشوایان مذاہب اور سربراہان مملکت کو، جس میں جدید جرمنی کے بانی بسمارک بھی تھے، بذریعہ اشتہارات زندہ خدا کے زندہ معجزات دکھلانے کی دعوت دی۔ بعد ازاں آپ نے پوری قوت وشوکت کے ساتھ یہ آواز بار بار بلند کی کہ:

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں"۔

(کشتی نوح طبع اول صفحہ ۱۹-۲۰)

اس پس منظر میں اب آیئے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ بانی جماعت احمدیہ ہی کے روح پرور اور ایمان افروز الفاظ میں فلسفہ نماز کے مختلف گوشوں اور پہلوؤں کا عرفان حاصل کریں حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اس کی رضا کو مد نظر رکھتا ہے اور ادب، انکسار، تواضع اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو کر اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے"۔(بدر ۲۵/مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

"دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے اُس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہ کر آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کی ظل وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھلائی ہے۔ اور روح کا کھڑا ہونا یہ ہے کہ وہ خدا کے لئے ہر ایک مصیبت کی برداشت اور حکم ماننے کے بارے میں مستعدی ظاہر کرتی ہے۔ اور اس کا رکوع یعنی جھکنا یہ ہے کہ وہ تمام محبتوں اور تعلقوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف جھک آتی ہے اور خدا کے لئے ہو جاتی ہے۔ اور اس کا سجدہ یہ ہے کہ وہ خدا کے آستانہ پر گر کر اپنے تئیں بکلی کھو دیتی اور اپنے نقش وجود کو مٹا دیتی ہے یہی نماز ہے جو خدا کو ملاتی ہے"۔

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۸-۲۹)

پھر فرمایا:-

"نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے، استغفار ہے اور درود شریف۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر ایک قسم کے غم و ہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اسی لئے فرمایا ﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ اطمینان (اور) سکینت قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں"۔

(الحکم ۳۱/جولائی ۱۹۰۳ء صفحہ ۹)

حضرت اقدس نے نماز کے خاتمہ پر السلام علیکم کہنے سے متعلق یہ وجد آفریں نکتہ بیان فرمایا ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ سے تعلق کے لئے ایک محویت کی ضرورت ہے ...... بعض صوفیوں نے لکھا ہے کہ صحابہ جب نماز پڑھا کرتے تھے تو انہیں ایسی محویت ہوتی تھی کہ جب فارغ ہوتے تو ایک دوسرے کو پہچان بھی نہ سکتے تھے۔ جب انسان کسی اور جگہ سے آتا ہے تو شریعت نے حکم دیا ہے کہ وہ آکر السلام علیکم کہے۔ نماز سے فارغ ہوتے ہی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کے کہنے کی حقیقت یہی ہے کہ جب ایک شخص نے نماز کا عقد باندھا اور اَللّٰهُ اَكْبَر کہا تو وہ گویا اس عالم سے نکل گیا اور ایک نئے جہان میں جا داخل ہوا۔ گویا ایک مقام محویت میں جا پہنچا۔ پھر جب وہاں سے واپس آیا تو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم کہہ کر آن ملا۔ محض صورت کا ہونا کافی نہیں حال ہونا چاہئے...... انسان جب حال پیدا کر لیتا ہے اور اپنے حقیقی خالق و مالک سے ایسی سچی محبت اور اخلاص پیدا کر لیتا ہے کہ یہ بے اختیار اس کی طرف پرواز کرنے لگتا ہے اور ایک حقیقی محویت کا عالم اس پر طاری ہو جاتا ہے تو اس وقت اس کیفیت سے انسان گویا سلطان (یعنی بادشاہ-ناقل) بن جاتا ہے اور ذرہ ذرہ اس کا خادم بن جاتا ہے"۔

(البدر ۲۴/اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۳)

حضرت اقدس نے ۲۴/اگست ۱۹۰۴ء کے اس بصیرت افروز بیان کے آخری دو فقروں میں اہمیت نماز پر اس درجہ شان جامعیت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے کہ روحانیت کی غیر محدود دنیا کا ایک وسیع دروازہ کھل گیا ہے اور مجھے تقریر کے بقیہ حصہ میں اس اجمال ہی کی مختصر سی تفصیل بیان کرنا ہے۔

سو واضح ہو کہ لاکھوں کروڑوں مقدسوں اور مقربان درگاہ الٰہی کے تجربہ و مشاہدہ کے مطابق چودہ صدیوں سے بے شمار عالمگیر روحانی اخلاقی اور مادی فوائد حقیقی نماز کے منظر عام پر آچکے ہیں اور آرہے ہیں جن میں سے اس وقت نمونۃً صرف نو فوائد کی طرف اشارہ کرتا ہوں۔

۱- قُربِ الٰہی

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک بار یہ نکتہ معرفت واضح فرمایا کہ:

ذکر الٰہی ایک سوِچ ہے جس کو آن کرتے ہی انسان کا براہ راست تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔

(الفضل ۲۳/مارچ ۱۹۵۲ء صفحہ ۵)

قادیان میں حضور کی خدمت میں ایک شخص نے سوال کیا کہ کشتی کا سوار جب کنارہ پر پہنچے تو کشتی میں بیٹھا رہے یا اتر آئے؟ دراصل یہ شخص ایک جھوٹا صوفی تھا اور سمجھتا تھا کہ جب تک خدا کا یقین حاصل نہ ہو نماز فرض ہے لیکن جب حاصل ہو جائے تو اسے ترک کر دینا چاہئے۔ سیدنا محمود نے آسمانی فراست کے نور سے اس کے سوال کا پس منظر معلوم کر لیا اور فرمایا کہ:

"اگر دریا محدود ہے اور اس کا کنارہ ہے تو کنارے پر اتر آئے۔ لیکن اگر دریا بے کنار ہے تو جس کو وہ کنارہ سمجھتا ہے وہ اس کی عقل کا دھوکا ہے۔ اس لئے وہ جہاں اترے گا، وہیں ڈوبے گا"۔

(تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۲۱۲)

اس پر وہ سخت شرمندہ ہوا۔

اِک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

حضور انور نے ایک بار یہ نہایت دلچسپ واقعہ سنایا کہ:

ایک بزرگ "ہر روز رات کو اٹھ کر بعض امور کے متعلق دعا مانگا کرتے تھے۔ اتفاقاً ایک دفعہ ان کا ایک مرید ان سے ملنے کے لئے آیا...... جب پیر صاحب دعا سے فارغ ہوئے تو ان کو ایک آواز آئی کہ تو خواہ کتنی ہی گریہ وزاری کر تیری دعا قبول نہ ہو گی۔ یہ آواز گو الہامی تھی مگر اس مرید کو بھی سنائی دی۔ مرید نے دل میں اس پر تعجب تو کیا مگر پیر کے پاس ادب سے خاموش رہا۔ دوسرے دن پھر اسی طرح وہ بزرگ اٹھے اور دعا میں مشغول ہوئے۔ اس دن بھی اسی طرح آواز آئی اور مرید نے بھی سنی مگر پھر بھی خاموش رہا۔ تیسرے دن پھر وہ بزرگ اٹھے اور اسی طرح دعا و عبادت میں مشغول ہوئے۔ اور

پھر وہی آواز آئی جو مرید نے بھی سنی تب اس سے نہ رہا گیا اور اس نے پیر صاحب سے کہا کہ ایک دن ہوا، دو دن ہوئے۔ تین دن سے آپ کو یہ آواز آ رہی ہے۔ اور آپ بھی بس نہیں کرتے۔ اس پر وہ بزرگ بولے کہ نادان تو اتنی جلدی گھبرا گیا مجھے تو یہ آواز بیس سال سے آ رہی ہے مگر میں سستی نہیں کرتا۔ کیونکہ دعا عبادت ہے اور بندہ کا کام عبادت ہے۔ خدا تعالیٰ معبود ہے۔ اس کا کام دعا کو قبول کرنا یا رد کرنا ہے۔ وہ اپنا کام کر رہا ہے میں اپنا کام کر رہا ہوں۔ تو بیچ میں کون ہے جو گھبرا رہا ہے۔ اس پر وہ مرید خاموش ہو گیا۔ اگلے دن جو وہ دعا کے لئے اٹھے تو ان کو الہام ہوا کہ اس بیس سال کے اندر کی تیری سب دعائیں قبول کی گئیں کیونکہ تو امتحان میں کامیاب ہوا"۔ (ذکر الٰہی طبع اول صفحہ ٦١-٦٢)

٢- صفات ربانی کا عکس

عبادت کا عربی ماخذ عَبْد ہے جس کے لغوی معنی نقش قبول کرنے کے ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں طَرِيقٌ مُعَبَّدٌ اَیْ مُذَلَّلٌ (مفردات امام راغب) یعنی ایسا رستہ جو آمد و رفت کی کثرت سے پاؤں کے نقوش قبول کرنے کے قابل ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"اہل حق بزرگوں کے نزدیک بندہ اسی وقت عبد کے نام سے موسوم ہوتا ہے جب وہ خدا کا مظہر بن جائے اور اس کی صفات اس کے وجود میں منعکس ہوں"۔

(ترجمہ کرامات الصادقین صفحہ ١٠٤-١٠٥)

حضرت مصلح موعودؓ کا نظریہ ہے کہ اسی مقام کی برکت سے خدمت خلق کی توفیق ملتی ہے۔ خدمت خلق خدا سے تعلق کی علامت ہے اور ذکر الٰہی خدا سے تعلق کا ذریعہ۔ (الفضل ٢٣/مئی ١٩٣٢ء)

حضورؓ نے اس کی وضاحت میں مزید فرمایا:

"جب کوئی شخص ایک منٹ کے لئے بھی اپنے فوائد کو نظر انداز کر کے دوسرے کو فائدہ پہنچانے کے خیال سے کوئی کام کرتا ہے اس ایک منٹ کے لئے وہ خدا تعالیٰ کا مظہر بن جاتا ہے کیونکہ خدا ہی ہے جو اپنے فائدہ کے لئے کوئی کام نہیں کرتا بلکہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے تمام کام کرتا ہے...... پس جس گھڑی بندہ کوئی ایسا کام کرتا ہے جس کا فائدہ اس کی ذات کو نہیں پہنچتا بلکہ دوسروں کو پہنچتا ہے تو اس گھڑی میں وہ خدا نما آئینہ ہوتا ہے جس میں خدا تعالیٰ کا چہرہ نظر آ رہا ہوتا ہے"۔

(الفضل ١٠/جون ١٩٣٨ء صفحہ ٦-٧ بحوالہ مشعل راہ طبع دوم صفحہ ٦)

٣- حفاظت کا آسمانی قلعہ

حضرت بانی جماعت احمدیہ کا ارشاد مبارک ہے کہ:

"دعا بڑی دولت ہے جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا میں آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے ارد گرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں...... یہ میری نصیحت ہے جس کو میں ساری نصائح قرآن کا مغز سمجھتا ہوں۔ قرآن شریف کے ٣٠ سپارے ہیں اور وہ سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کون سی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر پورا عمل در آمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے مگر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت دعا ہے۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا"۔

(ملفوظات جلد ہفتم طبع اول صفحہ ١٩٢-١٩٣)

ایک بار فرمایا:

"نماز انسان کا تعویذ ہے۔ پانچ وقت موقع ملتا ہے۔ کوئی دعا تو سنی جائے گی۔ اس لئے نماز کو بہت سنوار کر پڑھنا چاہئے اور مجھے یہی بہت عزیز ہے"۔ (الحکم ١١/فروری ١٩٠١ء صفحہ ٧)

سیدنا مصلح موعودؓ نے جلسہ سالانہ ربوہ پر اپنے لیکچر "تعلق باللہ" کے صفحہ ٢-٣ میں ایک بزرگ کا یہ روح پرور واقعہ سنایا کہ انہوں نے ایک سرکاری افسر کو سمجھایا کہ تمہاری رات کی ناچ گانے کی مجالس سے میری عبادت میں خلل آتا ہے ان کو بند کر دیں۔ افسر نے کہلا بھیجا کہ میری حفاظت کے لئے شاہی فوج آ گئی ہے۔ آؤ اگر طاقت ہے تو مقابلہ کر لو۔ اس بزرگ نے پُر جوش رنگ میں زبردست جواب دیا کہ ہم رات کے تیروں (یعنی دعاؤں) سے تمہارا مقابلہ کریں گے۔ اس پر اس خدا ترس افسر کی چیخ نکل گئی اور اس نے پیغام دیا کہ مجھے معاف کیا جائے۔ آج سے یہ مجالس بند ہو جائیں گی کیونکہ رات کے تیروں کے مقابلہ کی طاقت نہ مجھ میں ہے نہ میرے بادشاہ میں۔

٤- اصلاح معاشرہ

حضرت جنید بغدادیؒ تیسری صدی ہجری کے شہرہ آفاق صوفی تھے۔ ایک روز آپ کو اطلاع ملی کہ فلاں جنگل میں بعض لوگ مصروف رقص و سرود ہیں۔ اور شراب نوشی میں مخمور ہیں۔ آپ وہاں پہنچے۔ وہ بھاگنے لگے۔ آپ نے فرمایا میں بھی تمہارا ہم مشرب ہوں ہمارے لئے بھی شراب لاؤ۔ انہوں نے معذرت کی کہ اب یہ ختم ہے البتہ حکم دیں تو شہر سے منگوا دی جائے۔ حضرت جنید نے فرمایا کہ آؤ میں تمہیں ایک ایسا عمل سکھلا دوں کہ شراب ہمیشہ خود بخود تمہارے پاس آ جائے۔ یہ کہنے کے بعد آپ نے سب کو غسل کر کے پاک صاف کپڑے پہننے کی تلقین فرمائی بعد ازاں دو رکعت نماز پڑھانے کے لئے سب کو کھڑا کر کے گریہ و زاری سے دعا کی کہ میرا تو اتنا ہی کام تھا کہ تیری محبت کی شراب کے لئے ان کو دربار میں حاضر کر دوں۔ اب تجھے اختیار ہے۔ اللہ جلشانہ نے اس نہایت رقت بھری دعا کو اس شان سے شرفِ قبولیت بخشا کہ وہ سب تائب ہو کر خدا کے پاکباز بندوں میں شامل ہو گئے۔ (مخزن اخلاق صفحہ ٣٢١ مولفہ جناب "مولانا رحمت اللہ سبحانی صاحب" ناشر کتابستان پبلشنگ کمپنی اردو بازار لاہور ١٩٦٢ء)

حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاولؓ کی یہ چشم دید روایت ہے کہ:

"حضرت صاحب کے زمانہ میں کسی نے کہا کہ فلاں آدمی میں یہ عیب ہے۔ فرمایا کیا تو نے اس کے لئے چالیس روز رو رو کر دعا کر لی ہے جو مجھ سے شکایت کرتا ہے"۔

(خطبات نور صفحہ ٣٤٣ طبع جدید)

٥- دعوت الی اللہ میں کامیابی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیدنا عمرؓ کے قبول اسلام کے پراسرار واقعہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ابو جہل نے کوشش کی کہ کوئی ایسا شخص تلاش کیا جاوے جو رسول اللہ کو قتل کر دے۔ اس وقت حضرت عمر بہت بہادر اور دلیر مشہور تھے اور شوکت رکھتے تھے اور معاہدہ پر حضرت عمر اور ابو جہل کے دستخط ہو گئے اور قرار پایا کہ اگر عمر قتل کر آویں تو اس قدر روپیہ دیا جائے...... اس تحریر کے بعد آپ کی تلاش اور تجسس میں راتوں کو پھرتے تھے کہ کہیں تنہا مل جاویں تو قتل کر دوں۔ لوگوں سے دریافت کیا کہ آپؐ تنہا کہاں ہوتے ہیں۔ لوگوں نے کہا نصف رات گزرنے کے بعد خانہ کعبہ میں جا کر نماز پڑھا کرتے ہیں۔ حضرت عمر یہ سن کر بہت ہی خوش ہوئے چنانچہ خانہ کعبہ میں آ کر چھپ رہے۔ جب تھوڑی دیر گزری تو جنگل سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کی آواز آتی ہوئی معلوم ہوئی۔ اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی آواز تھی۔ اس آواز کو سن کر اور یہ معلوم کر کے کہ وہ ادھر ہی کو آ رہی ہے۔ حضرت عمرؓ اور بھی احتیاط کر کے چھپے اور ارادہ کر لیا کہ جب سجدہ میں جائیں گے، تو تلوار مار کر سر مبارک تن سے جدا کر دوں گا۔ آپؐ نے آتے ہی نماز شروع کر دی۔ پھر اس کے آگے کی واقعات خود حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سجدہ میں اس قدر رو رو کر دعائیں کیں کہ مجھ پر لرزہ پڑنے لگا۔ یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی کہا سَجَدَ لَكَ رُوْحِيْ وَجَنَانِي یعنی اے میرے مولیٰ میری روح اور میرے دل نے بھی تجھے سجدہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان دعاؤں کو سن کر جگر پاش پاش ہوتا تھا۔ آخر میرے ہاتھ سے ہیبت حق کی وجہ سے تلوار گر پڑی۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حالت سے سمجھ لیا کہ یہ سچا اور ضرور کامیاب ہو جائے گا۔ مگر نفس امارہ برا ہوتا ہے۔ جب آپؐ نماز پڑھ کر نکلے۔ میں پیچھے پیچھے ہو لیا۔ پاؤں کی آہٹ جو آپؐ کو معلوم ہوئی۔ رات اندھیری تھی۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا۔ کون ہے؟ میں نے کہا۔ عمرؓ۔ آپؐ نے فرمایا: اے عمرؓ! نہ تو رات کو پیچھا چھوڑتا ہے اور نہ دن کو۔ اس وقت مجھے رسول اللہؐ کی روح کی خوشبو آئی اور میری روح نے محسوس کیا کہ آنحضرت ﷺ بددعا کریں گے۔ میں نے عرض کیا۔ یا حضرت! بددعا نہ کریں۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ وہ وقت اور وہ گھڑی میرے اسلام کی تھی۔ یہانتک کہ خدا نے مجھے توفیق دی کہ میں مسلمان ہو گیا۔

اب سوچو کہ اس تضرع اور بکا میں کیسی تلوار مخفی تھی کہ جس نے عمرؓ جیسے انسان کو جو قتل کے لئے معاہدہ کر کے آتا ہے اپنی ادا کا شہید کر لیا"۔

(ملفوظات طبع جدید جلد اول صفحہ ٤٢٤-٤٢٥ ایضاً سیرۃ حلبیہ اردو جلد اول صفحہ ٣٤٣-٣٤٦ از علامہ علی برھان الدین الحلبی)

٦- قرآن سے تسخیر قلوب

نماز میں قرآن مجید پر تفکر و تدبر اور بعد ازاں اس پر عمل کا بے مثال موقع میسر آتا ہے اور قرآن ہی ہے جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تاریخی انکشاف فرمایا کہ "افتتحت المَدِيْنَة بِالْقُرْآن"۔ (جامع الصغیر للسیوطی جلد ١ صفحہ ٤٧ مصری) کہ مدینہ شریف صرف قرآن مجید سے فتح ہوا۔

اسی لئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

"مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ (قرآن) میں زبردست پیشگوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ پڑھنے کی قابل کتاب ہو گی جب کہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی...... اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی"۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ١٢٢ طبع اول)

ملک سے مجھ کو نہیں مطلب نہ جنگوں سے ہے کام
کام میرا ہے دلوں کو فتح کرنا نَے دیار

اس مرحلہ پر میں جرمنی کی خوش نصیب سرزمین کے اس ناقابل فراموش اعزاز اور فقید المثال فخر کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جدید تحقیق نے ثابت کر دیا ہے کہ دنیا میں سب سے پہلا قرآن مجید ترکی، مصر، شام، بیروت یا سعودی عرب میں نہیں بلکہ ١٧٠١ء میں جرمنی کے شہر ہمبرگ کے پرنٹنگ پریس میں طبع ہوا۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد ١٦ صفحہ ٣٥٨ مرتبہ پنجاب یونیورسٹی پاکستان ١٩٧٨ء)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے (جن کے عہد خلافت میں ٢٠/جنوری ١٩٤٩ء کو موجودہ احمدیہ مشن جرمنی کی ہمبرگ میں بنیاد پڑی) ١٩٤٧ء میں "دیباچہ تفسیر القرآن" کے آخر میں فرمایا کہ:

"ہمارے ذریعہ سے پھر قرآنی حکومت کا جھنڈا اونچا کیا جا رہا ہے اور خدا تعالیٰ کے کلاموں اور الہاموں سے یقین اور ایمان حاصل کرتے ہوئے ہم دنیا کے سامنے پھر قرآنی فضیلت کو پیش کر رہے ہیں۔ دنیا خواہ کتنا ہی زور لگائے، مخالفت میں کتنی ہی بڑھ جائے، گو دنیا کے ذرائع ہماری نسبت کروڑوں کروڑ گنے زیادہ ہیں لیکن یہ ایک قطعی اور یقینی بات ہے کہ سورج ٹل سکتا ہے، ستارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں، زمین اپنی حرکت سے رک سکتی ہے لیکن محمد رسول اللہ ﷺ اور اسلام کی فتح میں اب کوئی شخص روک نہیں بن سکتا۔ قرآن کی حکومت دوبارہ

باقی صفحہ نمبر ١٠ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

نجات کی فلاسفی یہی ہے کہ خدا سے پاک اور کامل تعلق پیدا کرنے والے اُس لازوال نور کا مظہر ہو جاتے ہیں۔

جس طرح انسان چاند اور سورج کا محتاج ہے اسی طرح روحانی ہدایت کے واسطے وحی الٰہی، انبیاء اور کتب الٰہیہ کا محتاج ہے

‹اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے تعلق میں خطبات کے سلسلہ کی آخری قسط›

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۲۵/اکتوبر ۲۰۰۲ء مطابق ۲۵/اخاء ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرَ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا . وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ﴾

(سورة التغابن :۹)

آج کا یہ خطبہ بھی اللہ تعالیٰ کی صفت نور کے ذکر پر مشتمل ہے اور اس مضمون کی آخری قسط ہے۔ اس کے بعد انشاء اللہ دوسری صفات کا مضمون شروع ہوگا۔

حضرت سہل بن معاذؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے سورۃ الکہف کا ابتدائی اور آخری حصہ پڑھا تو اس کے لئے اس کے قدموں سے اس کے سر تک نُور ہی نُور ہوگا۔ اور جس نے یہ سورت پوری پڑھی تو اس کے لئے آسمان اور زمین کے درمیان موجود ہر چیز کے برابر نور ہوگا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۴۳۹ مطبوعہ بیروت)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جس طرح انسان چراغ اور روشنی کا محتاج ہے اور چاند اور سورج کا محتاج ہے اسی طرح روحانی ہدایت کے واسطے وحی الٰہی، انبیاء اور کتب الٰہیہ کا محتاج ہے“۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۱۸/جنوری ۱۹۱۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جو شخص ایک پاک فطرت اور کامل انسان سے ایسا تعلق حاصل کرتا ہے کہ گویا اُس کی جزو ہے تو قانون قدرت اسی طرح واقع ہے کہ وہ اس کے انوار میں سے حصہ لیتا ہے۔ غرض نجات کی فلاسفی یہی ہے کہ خدا سے پاک اور کامل تعلق پیدا کرنے والے اس لازوال نور کا مظہر ہو جاتے ہیں“۔ (چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳۔ صفحہ ۴۱۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

”دنیا کا حقیقی نور وہی تھا جس نے دنیا کو تاریکی میں پاکر فی الواقع وہ روشنی عطا کی کہ اندھیری رات کو دن بنا دیا...... اندھے مخلوق پرستوں نے اس بزرگ رسول کو شناخت نہیں کیا جس نے ہزاروں نمونے سچی ہمدردی کے دکھلائے۔ لیکن اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت پہنچ گیا ہے کہ یہ پاک رسولؐ شناخت کیا جائے۔ چاہو تو میری بات لکھ رکھو کہ اب کے بعد وہ مردہ پرستی روز بروز کم ہوگی یہاں تک کہ نابود ہو جائے گی۔ کیا انسان خدا کا مقابلہ کرے گا؟ کیا ناچیز قطرہ خدا کے ارادوں کو رد کر دے گا؟ کیا فانی آدم زاد کے منصوبے الٰہی حکموں کو ذلیل کر دیں گے؟ اے سننے والو سنو! اور اے سوچنے والو سوچو اور یاد رکھو کہ حق ظاہر ہوگا اور وہ جو سچا نور ہے چمکے گا“۔ (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

”میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے کہ خدا نے مجھے میرے بزرگ واجب الاطاعت سیّدنا محمد ﷺ کی روحانی دائمی زندگی اور پورے جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے کہ میں نے اس کی پیروی سے اور اُس کی محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اوپر اُترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نور سے پُر ہوتے ہوئے پایا۔ اور اس قدر نشان غیبی دیکھے کہ اُن کھلے کھلے نوروں کے ذریعہ سے میں نے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے“۔

(تریاق القلوب۔ صفحہ ۱۰،۱۱)

الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ترجمہ ہے:

یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں کی طرف سے مدافعت کرے گا.......... اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر دیا ہوا۔ نور۔ اللہ کا روشن کیا ہوا۔ (تذکرہ صفحہ ۸۰۴۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

❁❁❁❁.......................❁❁❁❁

ہمیں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے

Freunde der Homöopathie e.V.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کو وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے“۔ اسی طرح فرمایا: ”رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرے گا۔ تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا“۔

فروئنڈے ڈر ہومیوپیتھی (رجسٹرڈ) بھی خدا کے فضل و کرم سے مخلوق خدا کی صحت کے متعلق ضروریات کا خیال رکھتی ہے اور ہر ممکن مدد کرتی ہے۔ پس آپ بھی ہمارے ادارہ کے باقاعدہ ممبر بن کر دکھی مخلوق کی خدمت میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ ہم ادویات تقسیم نہیں کرتے بلکہ اُن کا طریقہ استعمال بتاتے ہیں۔ ہمارے ممبران خوب جانتے ہیں کہ ہم ان کی مدد کس طرح کرتے ہیں۔

مشورہ و رابطہ کے لئے خط لکھیں۔

رانا سعید احمد خان صدر فروئنڈے ڈر ہومیوپیتھی جرمنی (رجسٹرڈ)

Tel: 069 - 356519 Fax: 069 - 353 56454

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

خطبہ عیدالفطر

اپنی عید کی خوشیوں میں اپنے غریب بہن بھائیوں کو بھی ضرور شامل کریں

"اَلسَّلَام" یعنی وہ خدا جو تمام عیبوں اور مصائب اور سختیوں سے محفوظ ہے بلکہ سلامتی دینے والا ہے۔

(آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت "اَلسَّلَام" کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)

خطبہ عیدالفطر سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۷ر دسمبر ۲۰۰۱ء مطابق ۱۷ر فتح ۱۳۸۰ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ عیدالفطر کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿يَهْدِىْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾- (سورة المائده :۱۷)

اللہ اس کے ذریعہ انہیں جو اس کی رضا کی پیروی کریں سلامتی کی راہوں کی طرف ہدایت دیتا ہے اور اپنے اِذن سے انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکال لاتا ہے اور انہیں صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

آج کا خطبہ خدا تعالیٰ کی صفت "اَلسَّلَام" کے تعلق میں ہے اور آج اَلسَّلَامُ سب پر ہو، تمام معتکفین پر، سب دنیا کے رہنے والوں پر، سب احمدیوں کو ہمارا السلام علیکم پہنچے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے "اَلسَّلَام" سے متعلق جو باتیں کہی ہیں اس سے پہلے میں لغت بیان کر دوں۔

سَلِمَ يَسْلِمُ اَلسَّلْمُ وَالسَّلَامَةُ کا مطلب ہے: ہر قسم کی ظاہری باطنی آفات سے مبرّا ہونا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ﴾ یہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ہے کہ قلب سلیم کے ساتھ وہ اللہ کی طرف آیا۔ ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک دل کے ساتھ۔ اور یہ باطنی سلامتی کی مثال ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا﴾ یہ گائے کے متعلق ہے جس کو یہود نے پوجنا شروع کر دیا تھا۔ پھر بعد میں خدا تعالیٰ کے اذن سے قتل کر دیا۔ وہ صحیح سلامت ہے، اس میں کوئی داغ نہیں۔ یہ ظاہری سلامتی کی مثال ہے۔ اور حقیقی سلامتی صرف جنت میں ہی حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ اس میں بغیر فنا کے بقا ہو گی۔ بغیر محتاجی کے استغناء ہو گا اور بغیر ذلت کے عزت ہو گی اور بغیر بیماری کے صحت ہو گی۔

اَلسَّلَام: اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے۔ کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وصف سے متصف اس لئے قرار دیا گیا ہے کیونکہ اسے وہ عیوب اور آفات لاحق نہیں ہوتیں جو مخلوق کو لاحق ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ﴾ اور ﴿سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ﴾ نیز ﴿سَلَامٌ عَلٰى اِلْيَاسِيْنَ﴾۔ ان تمام مقامات پر سلامتی لوگوں کی طرف سے تو صرف زبان سے بھیجی جائے گی البتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں بالفعل سلامتی عطا فرمائی جائے گی۔

مفردات امام راغب میں ہے: اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے کیونکہ وہ ہر نقص اور عیب اور فنا سے محفوظ ہے۔

﴿وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ. وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ (سورة يونس : ۲۶)۔ اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

اس ضمن میں حدیث ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان باتوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ (اور ان باتوں کی طرف ہجرت کرے جن سے اللہ راضی ہوتا ہے)۔ (بخاری کتاب الایمان)

بخاری کتاب المظالم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی نے اپنے کسی بھائی پر، اُس کی عزت کے بارہ میں یا کسی اور بارہ میں کوئی زیادتی کی ہو، تو وہ آج ہی اس کا حساب چکا لے قبل اس کے کہ وہ دن آجائے کہ اُس کے پاس کوئی دینار و درہم نہ ہو گا۔ تب اگر اس (زیادتی کرنے والے) کے کوئی نیک اعمال ہوئے تو اس زیادتی کے برابر وہ اعمال اس (کے اعمال نامہ) سے وضع کر لئے جائیں گے اور اگر اس کے اعمال نامہ میں کوئی نیکیاں نہ ہوئیں تو جس پر اُس نے زیادتی کی تھی، اُس کی برائیاں لے کر زیادتی کرنے والے پر ڈال دی جائیں گی۔ (بخاری کتاب المظالم)

حضرت خُفَاف بن اِیْماء غِفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز میں یہ دعا مانگی: اے اللہ! بَنِی لِحْیَان اور رِعْل اور ذَکْوَان اور عُصَیَّة پر لعنت بھیج کیونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ بَنِی غِفَار پر اللہ اپنی مغفرت نازل فرمائے اور بنی اَسْلَم پر اللہ اپنی سلامتی نازل فرمائے۔ (مسلم کتاب فضائل الصحابه)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اسلام کی حقیقت نہایت ہی اعلیٰ ہے اور کوئی انسان کبھی اس شریف لقب اہل اسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود مع اس کی تمام قوتوں اور خواہشوں اور ارادوں کے حوالہ بخدا نہ کر دیوے اور اپنی انانیت سے مع اس کے جمیع لوازم کے ہاتھ اٹھا کر اس کی راہ میں نہ لگ جاوے۔ پس حقیقی طور پر اس وقت کسی کو مسلمان کہا جائے گا جب اس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو کر اس کے نفس امارہ کا نقش ہستی مع اس کے تمام جذبات کے یکدفعہ مٹ جائے اور پھر اس موت کے بعد محسن لِلّٰہ ہونے کے لئے نئی زندگی اس میں پیدا ہو جائے اور وہ ایسی پاک زندگی ہو جو اس میں بجز طاعت خالق اور ہمدردی مخلوق کے اَور کچھ بھی نہ ہو۔"

(آئینہ کمالات اسلام۔ صفحہ ۶۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اور اقتباس ہے:

"یقیناً سمجھو کہ دینِ اِسلام عالَم روحانی کے لئے مرکز ہے کیونکہ جسمانی ملک روحانی ملک کے لئے تابع ہے اور خدا تعالیٰ نے جسمانی ملک کی سلامتی اور بزرگی روحانی ملک میں رکھی ہے اور اسی طرح سنت اللہ واقع ہوئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ جس وقت ارادہ فرماتا ہے کہ کسی قوم کو بلندی بخشے تو ان کو دین میں عالی ہمّت اور صاحب غیرت کر دیتا ہے۔ پس دشمن کے لئے کھڑے ہو جاؤ لیکن نہ بیوقوفوں کی طرح بلکہ عقلمندوں اور حکیموں کی طرح۔ اور ظلم کا طریق مت اختیار کرو اور چاہئے کہ تمہارے دل میں اُس کا خیال ہی نہ آوے بلکہ خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو اور اس کی ہدایت کو پھیلاؤ۔ اور خدا تعالیٰ پاکوں کو دوست رکھتا ہے۔ پس تمہاری حمیّتِ اسلامی اور غیرت دینی سے اُمید ہے کہ عقلمندوں کی طرح اسباب تیار کرو، نہ جاہلوں اور مجنونوں کی طرح۔ اور کچھ شک نہیں کہ گمراہوں کا سمجھانا عالموں پر

فرض ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور اُس کی ہدایت کو پھیلاؤ اور اس پر کسی اَور کے بدلہ کی اُمید مت رکھو۔"(روحانی خزائن۔ جلد ہشتم۔ نورالحق۔ حصہ دوم۔ صفحہ ۲۴۹۔۲۵۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"جو بدی کا بدی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اپنے تئیں شریر کے حملہ سے بچاؤ مگر خود شریرانہ مقابلہ مت کرو۔ جو شخص ایک شخص کو اس غرض سے تلخ دوا دیتا ہے کہ تا وہ اچھا ہو جائے وہ اس سے نیکی کرتا ہے ایسے آدمی کی نسبت ہم نہیں کہتے کہ اُس نے بدی کا بدی سے مقابلہ کیا۔ ہر ایک نیکی اور بدی نیت سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ پس چاہئے کہ تمہاری نیت کبھی ناپاک نہ ہو تا تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ۔"(روحانی خزائن۔ جلد ۱۶ خطبہ الہامیہ۔ صفحہ ۲۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اب دَور مسیح موعود آگیا ہے۔ اب بہر حال خدا تعالیٰ آسمان سے ایسے اسباب پیدا کر دے گا کہ جیسا کہ زمین ظلم اور ناحق کی خونریزی سے پُر تھی، اب عدل اور امن اور صلحکاری سے پُر ہو جائے گی۔ اور مبارک وہ امیر اور بادشاہ ہیں جو اس سے کچھ حصہ لیں۔"

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، روحانی خزائن۔ جلد ۱۷۔ صفحہ ۱۹)

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ. اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ. سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾(سورۃ الحشر:۲۴)

وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، کامل غلبہ والا ہے، ٹوٹے کام بنانے والا ہے (اور) کبریائی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت ﷺ کے پیچھے نماز میں یوں دعا مانگتے: اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ. اَلسَّلَامُ عَلٰی جِبْرِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ. اَلسَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ۔ ایک روز آنحضرت ﷺ نے ہم سے فرمایا: "اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ" کہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے اس پر تم کیا سلامتی بھیجتے ہو۔ پس جب تم میں سے کوئی نماز میں قعدہ میں بیٹھے تو یہ دعا پڑھے: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔ یعنی تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبیؐ! تجھ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکات ہوں۔ سلامتی ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر۔ اگر تم یہ دعا پڑھو گے تو گویا تم نے زمین و آسمان میں موجود ہر شخص کے لئے سلامتی کی دعا کر دی۔ اس کے بعد پھر یہ کہے کہ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اور اس کے بعد پھر جو بھی دعا چاہے یا پسند کرے، مانگے۔(۱۔ بخاری۔ کتاب الاذان۔ باب التشہد فی الآخرہ) اور

(۲۔ مسند احمد بن حنبل۔ مسند المکثرین من الصحابۃ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسلم میں روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے سلام پھیرتے تو تین دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰه کہتے اور پھر یہ دعا پڑھتے: "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ"۔ کہ اے اللہ تُو سلام ہے۔ سلامتی تجھ ہی سے ہے۔ اے جلال و اکرام والے، تُو برکت والا ہے۔

(مسلم، کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ وبیان صفتہ)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"اسلام کا اصلی سرچشمہ اور اس کا حقیقی منبع اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے جس کا نام اَلسَّلَام ہے۔ قرآن کریم میں اس مبارک نام کا مبارک ذکر اس کلمہ طیبہ میں آیا ہے ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ. اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ ....﴾ یعنی وہی اللہ ہے۔ کوئی معبود اور کاملہ صفات سے موصوف اس کے سوا نہیں۔ وہ حقیقی بادشاہ، ہر ایک نقص سے منزّہ و بے عیب و سلامت ہے۔ اور

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اسلام کا حقیقی ثمرہ دارُالسلام ہے جس کا آسمان و زمین اور در و دیوار اور اس کے تمام یار و غمگسار طیّب ہوں گے اور ان کے میل جول میں سلامتی و سلام ہی ہوگا۔ جیسے فرمایا ﴿وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلَامٌ﴾۔

(یونس:۱۱)۔(نورالدین۔طبع سوم۔صفحہ ۲۰۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اَلسَّلَام یعنی وہ خدا جو تمام عیبوں اور مصائب اور سختیوں سے محفوظ ہے بلکہ سلامتی دینے والا ہے۔ اس کے معنے بھی ظاہر ہیں کیونکہ اگر وہ آپ ہی مصیبتوں میں پڑتا لوگوں کے ہاتھ سے مارا جاتا اور اپنے ارادوں میں ناکام رہتا تو اس بد نمونہ کو دیکھ کر کس طرح دل تسلی پکڑتے کہ ایسا خدا ہمیں ضرور مصیبتوں سے چھڑا دے گا........... پھر فرمایا کہ خدا امن کا بخشنے والا اور اپنے کمالات اور توحید پر دلائل قائم کرنے والا ہے اور یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ سچے خدا کا ماننے والا کسی مجلس میں شرمندہ نہیں ہو سکتا اور نہ خدا کے سامنے شرمندہ ہوگا کیونکہ اس کے پاس زبردست دلائل ہوتے ہیں لیکن بناوٹی خدا کا ماننے والا بڑی مصیبت میں ہوتا ہے۔ وہ بجائے دلائل پیش کرنے کے ہر ایک بیہودہ بات کو راز میں داخل کرتا ہے تا ہنسی نہ ہو اور ثابت شدہ غلطیوں کو چھپانا چاہتا ہے"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۴۔۳۷۵)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ۱۹۰۰ء میں الہام ہوا: "سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا اٰمِنِيْنَ"۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ سَلَامٌ عَلَيْكَ جُعِلْتَ مُبَارَكًا. وَاِنِّیْ فَضَّلْتُكَ عَلَی الْعَالَمِيْنَ۔(اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اس کا ترجمہ یہ کیا ہے:

"سلامتی کے ساتھ، پاکیزگی کے ساتھ، امن کے ساتھ بہشت میں داخل ہوگا۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری مرادیں تجھے دے گا۔ تیرے پر سلام تُو مبارک کیا گیا اور جس قدر لوگ تیرے زمانہ میں ہیں سب پر مَیں نے تجھے فضیلت دی"۔

(تذکرہ صفحہ ۳۵۹ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک دفعہ بخار آیا تو الہام ہوا: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ"۔ چنانچہ اس کے بعد بہت جلد تندرست ہو گئے۔(تذکرہ صفحہ ۴۰۷۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

۱۹۰۳ء کا الہام ہے: "سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ"۔ تمہارے لئے سلامتی ہو اور تم خوش رہو۔

(البدر جلد ۲ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۸/ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۸۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جناب باری میں دعا کر رہے تھے کہ نزول وحی ہوئی۔

"سَلَامًا سَلَامًا"۔ سلامتی، سلامتی۔(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۱ مورخہ ۳۱/مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۹۰۷ء کا الہام ہے: "سَلَامٌ عَلَيْكَ" تجھ پر سلامتی ہو۔

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

پھر الہام ہے صرف "سَلَامٌ"۔(بدر جلد ۲ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۵/اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

ترجمہ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام: سلامتی۔

"تَوَكَّلُوْا عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ. بِسَلَامٍ مِّنَّا"۔ تو ہر ایک بلا سے بچایا جائے گا۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۲/ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

اس پر توکل کرو اگر تم مومن ہو۔ ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ۔

الوئے ویرہ / کنوار گندل

جدید طبی تحقیقات کے مطابق کنوار گندل میں بے شمار بیماریوں کی شفا میں مددگار ہونے کی صلاحیت موجود ہے۔ ہماری جرمن فرم کی طرف سے کنوار گندل اور شہد کو ملا کر حیرت انگیز دیسی دوا کو پیش کیا گیا ہے۔ اور شہد کے بارہ میں تو قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ اس میں لوگوں کے لئے بڑی شفا ہے (سورۃ النحل:۷۰)۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۲ء کے موقعہ پر ہمیں اس دوا کا جسے پیا بھی جا سکتا ہے اور لگایا بھی جا سکتا ہے تعارف کروانے کا موقعہ ملا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ نہ صرف پورے جرمنی بلکہ کینیڈا، انگلستان، بلجیم، فرانس، ہالینڈ وغیرہ سے ہمیں آرڈرز آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دوا سے کثیر تعداد میں احباب شفایاب ہوئے ہیں۔ ہم احمدی احباب کے ذریعہ پوری دنیا میں اس کا تعارف کروانا چاہتے ہیں۔ بفضل تعالیٰ ہمارے پاس اس فرم کی ایجنسی موجود ہے۔ تفصیلات کے لئے ہم سے مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ کریں:-

Tahir Ahmad Zafar

In der Spitz 15 . 54516 Wittlich (Germany)

Phone:00(49)-6571-147775. Fax:06571-147776. Mobile: 0171-5301627

اب ہدیۂ عید کے عنوان سے مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ خطبہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو عید کے موقع پر آپؑ نے دیا اور لوگوں کو خوشخبری دی اور عید مبارک کا پیغام اس خطبہ میں شامل ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ۔

وحی الٰہی کی ایک پیشگوئی جو پیش از وقت شائع کی جاتی ہے، چاہئے کہ ہر ایک شخص اس کو خوب یاد رکھے۔

اوّل ایک خفیف خواب جو کشف کے رنگ میں تھا مجھے دکھایا گیا کہ مَیں نے ایک لباس فاخرہ پہنا ہوا ہے اور چہرہ چمک رہا ہے۔ پھر وہ کشفی حالت وحی الٰہی کی طرف منتقل ہو گئی۔ چنانچہ وہ تمام فقرات وحی الٰہی کے جو بعض اس کشف سے پہلے اور بعض بعد میں تھے، ذیل میں لکھے جاتے ہیں اور وہ یہ ہیں:-

یُبْدِی لَکَ الرَّحْمٰنُ شَیْئًا . اَتٰی اَمْرُ اللّٰہِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْہُ. بِشَارَۃٌ تَلَقَّاھَا النَّبِیُّوْنَ.

ترجمہ:۔ خدا جو رحمان ہے، تیری سچائی کو ظاہر کرنے کے لئے کچھ ظہور میں لائے گا۔ خدا کا امر آرہا ہے، تم جلدی نہ کرو۔ یہ ایک خوشخبری ہے جو نبیوں کو دی جاتی ہے۔

صبح پانچ بجے کا وقت تھا۔ یکم جنوری ۱۹۰۳ء و یکم شوال ۱۳۲۰ھ روزِ عید جب میرے خدا نے مجھے یہ خوشخبری دی۔ اس سے پہلے پچیس دسمبر ۱۹۰۲ء کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک اور وحی ہوئی تھی جو میری طرف سے حکایت تھی اور وہ یہ ہے:

اِنِّیْ صَادِقٌ صَادِقٌ وَ سَیَشْھَدُ اللّٰہُ لِیْ. ترجمہ: مَیں صادق ہوں، صادق ہوں۔ عنقریب خدا تعالیٰ میری گواہی دے گا۔

یہ پیشگوئیاں بآواز بلند پکار رہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسا امر میری تائید میں ظاہر ہونے والا ہے جس سے میری سچائی ظاہر ہو گی اور ایک وجاہت اور قبولیت ظہور میں آئے گی۔ اور وہ خدا تعالیٰ کا نشان ہو گا تا دشمنوں کو شرمندہ کرے اور میری وجاہت اور عزت اور سچائی کی نشانیاں دنیا میں پھیلا دے۔

نوٹ:- چونکہ ہمارے ملک میں یہ رسم ہے کہ عید کے دن صبح ہوتے ہی ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجا کرتے ہیں سو میرے خداوند نے سب سے پہلے یعنی قبل از صبح پانچ بجے مجھے اس عظیم الشان پیشگوئی کا ہدیہ بھیج دیا ہے۔ اس ہدیہ پر ہم شکر کرتے ہیں اور ناظرین کو یہ بھی خوشخبری دیتے ہیں کہ ہم عنقریب ان نشانوں کے متعلق بھی ایک اشتہار شائع کریں گے جو اخیر دسمبر انیس سو دو تک گزشتہ سالوں میں ظہور میں آچکے ہیں۔ (ملفوظات جلد دوم۔ جدید ایڈیشن۔ صفحہ ۶۲۵ تا ۶۲۷)

اب کچھ حدیثیں ہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ أَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ. قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ سب سے بہتر اسلام کونسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: یہ کہ تُو (بھوکے کو) کھانا کھلائے اور ہر ایک کو سلام کہے خواہ تُو اُسے جانتا ہو یا نہیں۔ (سنن نسائی۔ کتاب الایمان)

اس ضمن میں مَیں اپنے استاذ مرحوم حضرت حافظ محمد رمضان صاحب کا واقعہ آپ کو سنا دیتا ہوں۔ حضرت حافظ صاحب رستہ چلتے ہوئے دور ہی سے جب کچھ آواز آتی تھی تو السلام علیکم بڑی اونچی آواز میں کہہ دیا کرتے تھے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے پہلے سلام کرنے والے کو خوشخبری دی ہوئی ہے۔ اور بعض دفعہ وہ بکری ہوتی تھی یا بھینس یا گائے جس کے پاؤں کی آہٹ سے آپ کو لگتا تھا کوئی آرہا ہے۔ تو لوگوں نے ان سے پوچھا۔ انہوں نے کہا دیکھو مَیں تو اندھا ہوں، مَیں تو دیکھ نہیں سکتا۔ مجھے اتنا پتہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہوا ہے اَفْشُوْا السَّلَامَ۔ سلام کہو اور پہلے کہا کرو۔ تو مَیں تو پہلے کر لیتا ہوں۔ تو وہ بہت ہی بزرگ نابینا تھے مگر عقل کے لحاظ سے صاحب فراست، بہت صاحب فراست انسان تھے۔ مجھے قرآن کریم انہوں نے شروع کروایا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ تو وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اُسے بے یارو مددگار چھوڑتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضروریات پوری کرنے میں لگا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کی تمام ضرورتیں پوری کرتا رہتا ہے۔ اور جس نے کسی مسلمان کی تکلیف دُور کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی تکلیفوں میں سے بڑی کو دُور فرما دے گا۔ اور جس نے کسی کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ (بخاری۔ کتاب المظالم والغصب)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ فرماتے ہیں:

"ہمارے نبی کریم ﷺ کے جہاں بڑے بڑے احسانات ہیں، ان میں میلوں کی اصلاح بھی ہے۔ چونکہ یہ ایک فطرتی بات تھی اس لئے ان کو ضائع نہیں کیا، صرف اصلاح کر دی۔ اور وہ یوں کہ جہاں ہر رسم و رواج کو اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور شفقت علی خلق اللہ کے نیچے رکھ لیا وہاں ان میلوں میں بھی یہی بات پیدا کر دی۔ مثلاً عید کا میلہ ہے۔ آپ نے اوّل تو تکبیر کو لازم ٹھہرایا اور خدا کی تعظیم کے اظہار کے لئے وہ لفظ مقرر کیا جس سے بڑھ کر کوئی لفظ نہیں۔ صفات میں اَکْبَر سے بڑھ کر کوئی لفظ نہیں اور جامع جمیع صفات کاملہ ہونے کے لحاظ سے اللہ سے بڑھ کر اس مفہوم کو کوئی ظاہر نہیں کر سکتا۔ مخلوق پر شفقت کرنے کے لئے رمضان کی عید میں صدقۃ الفطر کو لازم ٹھہرایا۔ یہاں تک کہ نماز میں جب جاوے تو اس کو ادا کر لے اور پھر یہ صدقہ خاص جگہ جمع کرے تاکہ مساکین کو یقین ہو جائے کہ ہمارے حقوق کی حفاظت کی جائے گی۔......... پس کیا ہی مستحق ہے صلوٰۃ وسلام کا وہ رسول جس نے ہمیں ایسی عمدہ راہ دکھائی۔ یہ چیزیں صرف اسی بات کے لئے تھیں کہ اللہ کی نسبت فرائض جو انسان کے ہیں اور جو فرائض مخلوق کی نسبت ہیں ان کو پورا کریں۔ مگر دنیا کے کسی میلے کو دیکھ لو، ان میں یہ حق و حکمت کی باتیں نہیں ہیں جو عیدین میں ہیں"۔ (خطبات نور صفحہ ۴۳۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"غرض نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔ مگر مَیں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔ دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے، ان پر ٹھٹھے کیے جاتے ہیں۔ ان کی خبر گیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے۔ جو لوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاویں۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکر گزاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں۔ اور اس خداداد فضل پر تکبر نہ کریں اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ ۴۳۸۔۴۳۹۔ جدید ایڈیشن)

پھر فرماتے ہیں:

"اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر غریب بچے جوان بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں۔ گو باپ جدا جدا ہوں مگر آخر تم سب کا رُوحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۶۵ جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"پھر مَیں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبر گیری کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یا اگر وہ کسی اور قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کے لئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبر گیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربا زیادہ کر لو تاکہ اسے بھی دے سکو۔ اب کیا ہوتا ہے اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں، لیکن اُس کی کچھ پروا نہیں۔ یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۱۵۔ جدید ایڈیشن)

For any Business/Commercial Requirments
Complete Financial Packages Can Be Arranged
Contact:
Iqbal Ahmad BA AIB MIAP
Former Bank Executive Vice President/General Manager UK
Tel. & Fax: 020 8874 2233 + Mobile: 07957-260666
www.commloans.co.uk --- e-mail: comm.it@virgin.net
NACFB Member of the National Association of Commercial Finance Brokers

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"پس یہ دستور ہونا چاہئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے۔ یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اس کو ڈوبنے دے۔ اس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے ﴿تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾ (المائدہ :۳) کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی، ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۶۳۔۲۶۴۔جدید ایڈیشن)

اب میں یاددہانی کے طور پر یہ نصیحت بتا دیتا ہوں کہ اپنی عید کی خوشیوں میں اپنے غریب بہن بھائیوں کو بھی ضرور شامل کریں۔ مَیں ہمیشہ اس عید کے موقع پر یہ نصیحت کیا کرتا ہوں کہ اگر امراء اپنے بچوں کے علاوہ غریبوں کے گھر جاکر ان کو عیدی دیں تو ان کا دل بے انتہا شکر سے لبریز ہو کر ان کو دعائیں دے گا۔ وہ ایسی دعائیں ہیں جو ضرور مقبول ہوں گی۔ پس ان کے گھر امیر کا جانا ہی ان کے لئے ایک شرف ہوتا ہے۔ پس اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں جائیں اور ان کو عید کی مبارکباد دیں اور جتنی توفیق ہو ان کو بھی اپنی عیدی میں شامل کریں۔

اب مَیں آخر پر ساری دنیا کی جماعتوں کو عید مبارک کا پیغام دینا چاہتا ہوں۔ ہمارے خاندان کے مختلف عزیزوں کی طرف سے، اور اسی طرح ربوہ کی مختلف انجمنوں کی طرف سے، نیز مختلف ممالک کے امراء کی طرف سے مجھے فون اور فیکسز اور خطوط کے ذریعے عید مبارک کے پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ "عید مبارک" کا یہ اتنا بڑا سلسلہ ہے کہ خواہش کے باوجود بھی انفرادی طور پر ہر ایک کو جواب دینا میرے لئے ممکن نہیں ہے۔ اس لئے مَیں ایم ٹی اے کے ذریعہ اپنی طرف سے اور ساری جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے بھی آپ سب کو دل کی گہرائیوں سے عید مبارک پیش کرتا ہوں۔

اور ضمناً یہ بھی بتا دوں کہ سب سے زیادہ جو محتاج ہیں وہ ہمارے اسیرانِ راہ مولا ہیں۔ یہ انہی کی برکتیں ہیں جو ساری دنیا میں جماعت کروڑوں کی تعداد میں پھیل رہی ہے۔ چند اسیروں کی قربانیاں ہیں جو ہم سب کے کام آ گئیں۔ ان کے لئے ضرور دعا کریں اور شہداء احمدیت کے پسماندگان کے لئے۔ پس ان سب کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔ اللہ سب کا حامی و ناصر ہو۔

واگاڈوگو شہر (بورکینا فاسو) میں مجلس اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کے پہلے سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: ظفر احمد بٹ، مبلغ سلسلہ واگاڈوگو)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس اطفال الاحمدیہ واگاڈوگو کو اپنا پہلا اجتماع مورخہ ۲۶ر مئی بروز اتوار سمگاندے میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یوں تو اطفال کا اجتماع بھی خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے ساتھ منعقد ہوتا رہا ہے مگر یہ پہلا موقع ہے جس میں اطفال الاحمدیہ کا اجتماع علیحدہ منعقد کیا گیا۔ اس اجتماع میں کثرت سے اطفال و ناصرات نے شرکت کی۔

اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے واگاڈوگو شہر کے چھ مختلف حلقوں میں باقاعدہ کلاسز لگا کر اجتماع کی تیاری کروائی گئی جس میں جماعتی معلومات پر مبنی سوال وجواب، تلاوت، اذان اور تقاریر کی تیاری کروائی جاتی رہی۔ ان کلاسز میں اطفال وناصرات نے بڑے شوق سے حصہ لیا۔ اجتماع سے ایک ہفتہ قبل اطفال وناصرات کے لئے ایک پارک میں پکنک کا اہتمام کیا گیا جس میں ۱۹۰ بچے شامل ہوئے۔ اس موقع پر بچوں کے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے اور انعامات تقسیم کئے گئے۔ کھانے کے وقت بچوں کو کھانے کے آداب بتائے گئے اور آخر پر بچوں کو پارک کی سیر کروائی گئی۔ تمام اطفال نے ایک ہی طرح کی ٹوپی اور سکارف اور ناصرات نے ایک ہی طرح کے سفید سکارف پہنے ہوئے تھے جو کہ دیدنی منظر پیش کرتے تھے۔

اجتماع گاہ کی تیاری کے سلسلہ میں خدام الاحمدیہ نے بڑے جوش وخروش سے کام کیا۔ اس دوران چار وقار عمل کئے جس میں ۸۰ خدام نے شرکت کی اور مقام اجتماع کو خوبصورت بینرز اور جھنڈیوں سے سجایا گیا۔

افتتاح تقریب

پروگرام کے مطابق ۲۶ر مئی کو ساڑھے آٹھ بجے تمام حلقہ جات سے اطفال وناصرات اجتماع گاہ پہنچ گئے۔ پہلے سیشن کی صدارت ایک مخلص فرنچ احمدی مکرم نوید مارٹی صاحب نے کی جو کہ وقفِ عارضی پر بورکینا فاسو آئے ہوئے تھے اور ایم ٹی اے میں خدمت کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم نوید مارٹی صاحب نے تقریر کی جس میں آپ نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے بچوں کو نصائح فرمائیں اور افتتاحی دعا کروائی جس کے بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا جس میں تلاوت، اذان، تقاریر اور دینی معلومات کے مقابلے کروائے گئے۔

علمی مقابلہ جات کے بعد نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں اور کھانے کے بعد ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا جس میں اطفال وناصرات نے بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ ان مقابلوں کو دیکھنے کے لئے والدین بھی شامل ہوئے جس سے بچوں کی حوصلہ افزائی ہوئی۔

اختتامی تقریب

اختتامی تقریب کا آغاز شام پانچ بجے ہوا جس کی صدارت مکرم امیر صاحب بورکینا فاسو نے کی۔ تلاوت ونظم کے بعد صدر صاحب خدام الاحمدیہ مکرم کابورے سلیمان صاحب نے شکریہ ادا کیا جس کے بعد مقابلہ جات میں کامیاب ہونے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے، بعدہٗ مکرم امیر صاحب نے بچوں کو قیمتی نصائح سے نوازا اور اختتامی دعا کروائی۔

اس اجتماع میں ۱۵۰ر اطفال، ۱۲۰ ناصرات اور ۴۵ والدین نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب شرکاء کو اس اجتماع کی برکات سے مستفید فرمائے اور آنے والی نسلوں کی تربیت کی توفیق ملے۔

مجلس انصار اللہ برطانیہ کے تحت تبلیغ ٹریننگ کلاسیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے منظور کی جانے والی گزشتہ مجلس شوریٰ کی سفارشات میں سے ایک یہ بھی تھی کہ دعوت الی اللہ کے طریق سکھانے کے لئے ٹریننگ کلاسوں کا اہتمام کیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ۱۳ر اکتوبر ۲۰۰۲ء کو مجلس انصار اللہ برطانیہ کے تحت مسجد بیت السبحان کرائیڈن میں پہلی ٹریننگ کلاس منعقد ہوئی جس میں ۶۶ر افراد شامل ہوئے۔

کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مسعود بشیر صاحب نے کی۔ مکرم رفیق احمد جاوید صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ برطانیہ نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ پھر قائد تبلیغ نے پروگرام کا تعارف کروایا جس کے بعد پہلی تقریر "دہشت گردی اور خودکشی" کے موضوع پر مکرم لئیق احمد طاہر صاحب ریجنل مربی سلسلہ نے کی۔

اس کے بعد حاضرین کو تین گروپس میں تقسیم کر دیا گیا اور تینوں گروپس کو مختلف اسباق دیئے گئے۔ ایک کے لئے موضوع تھا: "ہستی باری تعالیٰ"۔ دوسرے گروپ کا موضوع تھا: "جہاد" اور تیسرے گروپ کا موضوع تھا: "اسلام میں عورت کا مقام"۔ ان گروپس کے انچارج بالترتیب مکرم ڈاکٹر منصور ساقی صاحب، مکرم ڈاکٹر طارق باجوہ صاحب اور مکرم دبیر بھٹی صاحب تھے۔ اس موقع پر مکرم قریشی داؤد احمد صاحب ریجنل مربی سلسلہ ایسٹ اور اور مکرم مبارک احمد بسرا صاحب ریجنل مربی سلسلہ اسلام آباد بھی موجود تھے۔

دوپہر کے کھانے اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد ہونے والے اجلاس میں مکرم رفیق طاہر صاحب نائب قائد تبلیغ نے "تبلیغ کی اہمیت" کے موضوع پر خطاب کیا۔ پھر مکرم قریشی داؤد احمد صاحب نے دعوت الی اللہ کے میدان میں احمدیوں کی ذمہ داری کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پھر حاضرین سے ذاتی حوالہ سے تبلیغی وعدہ جات لئے گئے۔ اس کے بعد دعوت الی اللہ کے لئے تیار کئے جانے والے نئے مواد کا تعارف کروایا گیا۔ اس مواد میں نمائش کے لئے مختلف مختصر کتابچے اور تبلیغی سٹالز کے لئے پوسٹرز شامل ہیں۔

اسی سلسلہ میں ایک کلاس ۲۰ر اکتوبر ۲۰۰۲ء کو مسجد دارالبرکات برمنگھم میں ہوئی جس میں مڈلینڈ کی جماعتوں کے افراد شامل ہوئے۔ نیز ۲۷ر اکتوبر ۲۰۰۲ء کو مسجد بیت الفتوح مورڈن میں بھی ایک ٹریننگ کلاس منعقد ہوئی۔

(رپورٹ: فرخ سلطان)

گھروں کو برکت بخشنے کا ذریعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

"...... وہ نعمت جو قرآن کریم کی شکل میں آپ کو حضرت مسیح موعود کے طفیل دوبارہ ملی ہے اگر وہ ورثہ کے طور پر آپ کے بچوں کو نہیں ملتی تو آپ اپنی زندگی کے دن پورے کر کے خوشی سے اس دنیا سے رخصت نہیں ہوں گے۔ جب آپ کو یہ نظر آ رہا ہوگا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا خزانہ یعنی قرآن کریم جو آپ نے حضرت مسیح موعود کے طفیل حاصل کیا تھا اس سے آپ کے بچے کلیۃً ناواقف ہیں تو موت کے وقت آپ کو کیا خوشی حاصل ہوگی۔ آپ ان جذبات کے ساتھ دنیا کو چھوڑ رہے ہوں گے کہ کاش آپ کی آئندہ نسل بھی ان نعمتوں کی وارث ہوتی جن کو آپ نے اپنی زندگی میں حاصل کیا تھا۔ پس تم اپنی جانوں پر رحم کرو اور پھر ان گھروں پر رحم کرو جن میں تم سکونت پذیر ہو کیونکہ قرآن کریم کے بغیر آپ کے گھر بھی بے برکت رہیں گے"۔

(الفضل ۱۹ر فروری ۱۹۶۶ء)

بقیہ: فلسفہ نماز اور اس کی اہمیت
از صفحہ نمبر ۴

قائم کی جائے گی۔ پھر دنیا اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے بتوں یا انسانوں کی پوجا کو چھوڑ کر خدائے واحد کی عبادت کرنے لگے گی"۔

۷-ہر مقصد میں کامیابی

ہمارے نبی کریم ﷺ کی ایک ایمان پرور حدیث قدسی حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے جس کا اردو ترجمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

"اگر تمہارے اول و آخر (اور ایک روایت میں انسان و جن، چھوٹے اور بڑے، مرد وزن) زندہ اور مردہ، تر اور خشک سب جمع ہوں اور ان سے ہر سائل کو میں اس کی منہ مانگی مراد دے دوں تو بھی میرے خزانہ میں کچھ کمی نہ آئے گی۔ جیسا کہ تم میں کوئی شخص سمندر کے کنارے گزرے اور اس میں سوئی ڈبو کر نکال لے (تو سمندر میں کوئی کمی نہیں آتی) اسی طرح میری سلطنت میں بھی کچھ کمی نہیں آئے گی۔ اس لئے کہ میں سخی ہوں"۔

(مسلم، ترمذی، مسند احمد بن حنبل)

بارگاہ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے

۸-وحدت اقوام

حضرت مسیح موعودؑ نے ۴ر نومبر ۱۹۰۵ء کو لدھیانہ کے ایک جلسہ عام کو خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ:

"نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہر پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو ...... یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلہ کی مسجد میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی مسجد میں اور پھر سال کے بعد عید گاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے مسلمان سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں۔ ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے"۔ (لیکچر لدھیانہ طبع اول صفحہ ۲۲-۲۱)

۹-امن عالم

قرآن مجید میں جہاں خدائے ذوالعرش کے دربار عام اور دربار خاص تک رسائی کی بشارت دی گئی ہے۔ وہاں رب ذوالجلال نے ایک لرزہ خیز انتباہ بھی کیا ہے۔ چنانچہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے:

﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ﴾

(العنکبوت:۴۶)

یعنی نماز ہی فحشاء اور منکر سے بچاتی ہے اور بچائے گی۔ عربی لغت (مفردات) کے مطابق بے حیائی کو فحشاء کہا جاتا ہے اور منکر ہر وہ برا عمل ہے جو عقل سلیم اور شریعت کی رو سے ناپسندیدہ اور قبیح ہو اور ﴿تَنْهٰى﴾ واضح طور پر مضارع کا صیغہ ہے جو حال اور مستقبل دونوں کے لئے مستعمل ہے۔ اس زاویہ نگاہ سے اس آیت میں یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا جبکہ ذکر اللہ یعنی حقیقی نماز سے روگردانی کی پاداش میں پوری دنیا بے حیائی اور قبیح اور برے اعمال کے شعلوں کی لپیٹ میں آ جائے گی۔ چنانچہ بے حیائی کے خوفناک نتائج ایڈز (AIDS) کی شکل میں سب کے سامنے ہیں اور منکر کی شرمناک اور انسانیت سوز صورت دہشت گردی ہے جو ۱۱ر ستمبر ۲۰۰۱ء کو ورلڈ ٹریڈ سینٹر کی تباہی و بربادی کے بعد دنیا بھر کے تمام ممالک کے لئے زندگی اور موت کا سنگین مسئلہ بن چکی ہے۔

یاد رکھئے ۱۱ر ستمبر ۱۹۹۵ء کو ملا عمر نے اپنے تشدد پسند اور دہشت گرد ساتھیوں کی مدد سے جلال آباد میں اپنی نام نہاد خلافت قائم کی تھی پس یہ دن طالبان حکومت کی سالگرہ کا دن تھا۔

آپ یہ سن کر یقیناً حیران ہوں گے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ٹھیک سو سال پہلے نذیر مبین کی حیثیت سے افغانیوں کو متنبہ فرما دیا تھا کہ:

"میرا تو یہ مذہب ہے کہ اگر دس دن بھی نماز سنوار کر پڑھیں تو تنویر قلب ہو جاتی ہے مگر یہاں تو پچاس پچاس برس تک نماز پڑھنے والے دیکھے گئے ہیں کہ بدستور روبدنیا اور سفلی زندگی میں نگونسار ہیں...... ایک افغان نماز تو پڑھتا ہے لیکن وہ اثر نماز سے بالکل بے خبر ہے"۔

(الحکم ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۱-۱۲)

یہی نہیں حضرت اقدسؑ نے ۲۲ر مئی ۱۹۰۰ء کو خاص طور پر ایک رسالہ مسئلہ جہاد پر بھی رقم فرمایا جس میں کابل کے بادشاہ امیر عبدالرحمٰن خان کو پرزور الفاظ میں تحریک فرمائی کہ غازی بننے کی نیت سے تلوار چلانے والے ملاؤں کی وحشیانہ عادات اسلام کو بدنام کر رہی ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ وہ ہر ممکن کوشش سے اپنے ملک کے باشندوں کو ان سے نجات دلائیں نیز نادان ملاؤں کے خلاف اسلامی نظریات کو واضح کرنے کے لئے جہاد کی اصل حقیقت پر پشتو زبان میں رسائل بھی شائع کر کے عوام میں پھیلا دیں۔

اس سلسلہ میں ایک حیرت انگیز بات (جو خدائے علیم و خبیر کی قادرانہ تصرفات و نشانات کا پتہ دیتی ہے) یہ تھی کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اپنے اس رسالہ میں بازار اور دکان یعنی ٹریڈ سینٹر ہی کی مثال دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

"جاہل مولوی نے...... عوام کالانعام کو بڑے دھوکے دیئے ہیں اور بہشت کی کنجی اسی عمل کو قرار دے دیا ہے جو صریح ظلم اور بے رحمی اور انسانی اخلاق کے برخلاف ہے۔ کیا یہ نیک کام ہو سکتا ہے کہ ایک شخص مثلاً اپنے خیال میں بازار میں چلا جاتا ہے اور ہم اسقدر اس سے بے تعلق ہیں کہ نام تک بھی نہیں جانتے اور نہ وہ ہمیں جانتا ہے مگر تاہم ہم نے اس کے قتل کرنے کے ارادہ سے ایک پستول اس پر چھوڑ دیا ہے۔ کیا یہی دینداری ہے۔ اگر یہ کچھ نیکی کا کام ہے تو پھر درندے ایسی نیکی بجا لانے میں انسانوں سے بڑھ کر ہیں"۔

پھر فرمایا:-

"افسوس کا مقام ہے اور شرم کی جگہ ہے کہ ایک شخص جس سے ہماری کچھ سابق دشمنی بھی نہیں بلکہ روشناسی بھی نہیں وہ کسی دوکان پر اپنے بچوں کے لئے کوئی چیز خرید رہا ہے یا اپنے کسی اور جائز کام میں مشغول ہے اور ہم نے بے وجہ بے تعلق اس پر پستول چلا کر ایک دم میں اس کی بیوی کو بیوہ اور اس کے بچوں کو یتیم اور اس کے گھر کو ماتم کدہ بنا دیا یہ طریق کس حدیث میں لکھا ہے یا کس آیت میں مرقوم ہے...... نادانوں نے جہاد کا نام سن لیا ہے اور پھر اسی بہانہ سے اپنی نفسانی اغراض کو پورا کرنا چاہا ہے یا محض دیوانگی کے طور پر مرتکب خونریزی کے ہوئے ہیں"۔ (صفحہ ۱۲-۱۳)

حضرت اقدس نے دہشت گردی کی زبردست مذمت کرنے کے بعد حدیث "یَضَعُ الْحَرْب" کی روشنی میں جماعت احمدیہ کو حکم دیا کہ:

"جو میری فوج میں داخل ہیں وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں۔ دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دیں اور دردمندوں کے ہمدرد بنیں۔ زمین پر صلح پھیلا دیں۔ دعا میں لگے رہو...... سن لو کہ یہ وہ دن ہیں جن کا ابتداء سے وعدہ تھا۔ خدا ان قصوں کو بہت لمبا نہیں کرے گا اور جس طرح تم دیکھتے ہو کہ جب ایک بلند مینار پر چراغ رکھا جائے تو دور دور تک اس کی روشنی پھیل جاتی ہے اور یا جب آسمان کے ایک طرف بجلی چمکتی ہے تو سب طرفیں ساتھ ہی روشن ہو جاتی ہیں۔ ایسا ہی ان دنوں میں ہوگا"۔ (صفحہ ۱۵)

ہم پر کرم کیا ہے خدائے غیور نے
پورے ہوئے جو وعدے کئے تھے حضور نے

اب میں حضرت مصلح موعودؓ کے ایک عالمگیر پیغام اور ایک نہایت پرشوکت پیشگوئی پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ حضور کا عالمی اور دائمی پیغام جو ہمیشہ آسمان روحانیت پر چاند ستاروں کی طرح جگمگاتا رہے گا نصف صدی پیشتر کا ہے اور ان الفاظ میں ہے:-

"راتوں کو اٹھو، خدا تعالیٰ کے سامنے عاجزی اور انکسار کرو۔ پھر یہی نہیں کہ خود دعا کرو بلکہ یہ بھی دعا کرو کہ ساری جماعت کو دعا کا ہتھیار مل جائے۔ ایک سپاہی جیت نہیں سکتا۔ جیتتی فوج ہی ہے۔ اسی طرح اگر ایک فرد دعا کرے گا تو اس کا اتنا فائدہ نہیں ہوگا جتنا ایک جماعت کی دعا سے فائدہ ہوگا۔ تم خود بھی دعا کرو اور پھر ساری جماعت کے لئے بھی دعا کرو کہ خدا تعالیٰ انہیں دعا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہر احمدی کے دل میں یقین پیدا ہو جائے کہ دعا ایک کارگر وسیلہ ہے اور یہی ایک ذریعہ ہے جس سے کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے جماعت کے سب افراد میں ایک آگ سی لگ جائے ہر احمدی اپنے گھر پر دعا کر رہا ہو۔ پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کا فضل کس طرح نازل ہوتا ہے"۔

(الفضل ۱۷ر نومبر ۱۹۹۱ء صفحہ ۳-۴)

آخر میں سیدنا محمود المصلح الموعود کی پرشوکت پیشگوئی ملاحظہ فرمائیں جو حضور نے پیشگوئی جلسہ سالانہ قادیان مارچ ۱۹۱۹ء کے موقع پر فرمائی تھی جبکہ اس جلسہ کی حاضری کم و بیش صرف پانچ ہزار تھی۔ اس زمانہ میں انگلستان اور ماریشس کے سوا کوئی احمدیہ مشن موجود نہیں تھا اور یہ بھی ابتدائی اور کسمپرسی کے عالم میں تھے اور متحدہ ہندوستان کے علاوہ دنیا بھر کے احمدیوں کی اتنی بھی تعداد نہیں تھی جتنی تعداد اس مبارک اجتماع میں شامل شمع احمدیت کے پروانوں کی ہے۔ بہرکیف حضور نے مارچ ۱۹۱۹ء کے جلسہ سالانہ پر صدائے ربانی بن کر نہایت پرجوش اور ولولہ انگیز لہجہ میں فرمایا:

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ احمدیت کو تمام دنیا میں پھیلا دے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ زمانہ کب آئے گا جب ساری دنیا میں احمدیت پھیل جائے گی۔ لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ ایسا زمانہ آئے گا۔ ضرور جو زندہ رہیں گے وہ دیکھیں گے اور جو مر جائیں گے وہ آسمان پر اس کا نظارہ ملاحظہ کر سکیں گے۔ کیونکہ اب ہمارے لئے کامیابیوں کے دروازے کھلنے والے ہیں اور وہ ضرور کھلیں گے۔ لیکن اپنے مالوں، اپنی جانوں، اپنی عزتوں، اپنی آبروؤں کے چڑھاوے چڑھا کر، اپنے ملکوں، اپنے وطنوں، اپنے عزیزوں، اپنے رشتہ داروں کے چڑھاوے دے کر۔ اور جس وقت یہ دروازے کھل جائیں گے اس وقت دنیا میں تمہاری وہ عزت اور وہ شان ہوگی کہ آج جو لوگ بڑے بڑے سمجھے جاتے ہیں، یہ یا ان کے پیچھے کھڑے ہونے والے تمہارے پاؤں کی خاک کو سرمہ بنانا اپنے فخر سمجھیں گے"۔

("عرفان الٰہی" صفحہ ۱۰۵ طبع اول قادیان مطبوعہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۱۹ء)

ہوتی نہ اگر روشن وہ شمع رُخ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دنیا کے پروانے
فرزانوں نے دنیا کے شہروں کو اجاڑا ہے
آباد کریں گے اب، دیوانے یہ ویرانے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

امر بالمعروف

ذکرِ الٰہی

﴿اُذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾

آج کل کیسا آزادی کا زمانہ ہے۔ ہر ایک فرد اور متنفس اپنے اندر سے نکال رہا ہے جو کچھ اس کے اندر ہے۔ کُلّ اِنَاءٍ یُنْفَحُ بِمَا فِیْہِ اگر صادق آسکتا ہے تو صرف اسی موجودہ زمانہ پر کماحقہ صادق آسکتا ہے۔ یہ ہی وہ زمانہ ہے جس کے متعلق کہا گیا تھا کہ تمام مذاہب اس زمانہ مین بالکل باہر میدان میں آجائیں گے اور ہر ایک اپنے تئیں دوسرے سے بالا رہنے کی کوشش وسعی کرے گا۔ بیرونی مذاہب جو اس وقت کر رہے ہیں انسے بیان کرنے کی چنداں حاجت اور ضرورت نہیں، ہر ایک عاقل فہیم دنیا کے حالات سے آگاہ ان کو خوب سمجھتا ہے۔ ہر ایک مذہب والا اپنے پاس سے خود تراشیدہ قاعدہ دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اگر تم اس نسخہ کو برتو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے۔ دیگر اہل دنیا کی دیکھا دیکھی مسلمان کہلانے والے بھی ان کی اقتدا اور پیروی کرتے ہیں اور ان کی ظاہری حشمت اور شان و شوکت کو دیکھ کر اپنے لئے بھی وہی کامیابی کی راہ سمجھ بیٹھے ہیں جو کہ دنیا کے فرزندوں نے اپنی کامیابی کے حصول کے لئے استعمال کی ہیں۔ پھر کیا تھا جتنے منہ اتنی باتیں۔ ہر ایک فرد کو اس بات کی فکر پڑی کہ وہ غور کرے کہ اسلام کے تنزل کے کیا اسباب اور وجوہ ہیں۔

چنانچہ بعض نے یہ کہہ دیا کہ چونکہ اسلام میں سود حرام ہے اس لئے مسلمان ترقی نہیں کر سکتے۔ یورپ میں خوب سود کا رواج ہے اس لئے وہ ترقی کے نام پر سوار ہے۔ حالانکہ اس انسان کو اگر وہ اپنے تئیں مسلمان سمجھتا تھا اتنا تو خوف الٰہی ضرور ہونا چاہئے تھا کہ وہ کتاب اللہ پر تو اپنا یہ عقیدہ عرض کر لیتا۔ پھر اگر سود ہی کامیابی کی راہ ہے تو کیوں بنئے اور یہود سلاطین نہیں بنتے۔ کیوں وہ کامیابی اور ظفر کو اپنے ماتحت نہیں کر لیتے۔ اور آج کل جو سود خوروں کا حشر ہوا ہے دنیا اس کو جانتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایسے نام نہاد مسلمانوں کو خوب ذلیل کیا ہے۔ قرآن شریف تو فرماتا ہے ﴿فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ﴾ اگر تم سود نہیں چھوڑو گے تو یاد رکھو کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنگ کر رہے ہو۔ بھلا وہ کامیابی کا منہ دیکھ سکتا ہے جو اللہ سے جنگ کرتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ الحمد للہ ہم نے اس کا نمونہ بچشم خود دیکھ لیا ہے۔

بعض کہتے ہیں چونکہ اسلام میں پردہ ہے اس لئے مسلمان ترقی کے مدارج قصویٰ حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ بھی بالکل غلط ہے۔ عوام الناس کہاں پردے کے عادی ہیں۔ وہ کیوں تہذیب کے سب سے نیچے کے درجہ میں ہیں۔ تمام اقوام رذیلہ چوہڑے، چمار کوئی پردہ کرتے ہیں؟ یورپ کی اقوام کو دیکھ کر قواعد مترتب کرنا بہت ہی بھاری غلطی ہے۔ وہ اہل دنیا ہیں اور ہم اہل عقبیٰ ہیں۔ وہ ظاہری اسباب پر اپنا بھروسہ کئے ہوئے ہیں اور ان کی نگاہ ظاہری اسباب سے اوپر نہیں جاتی۔ انہوں نے مادیات میں بڑی مساعی جمیلہ کی ہیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے اعمار طویلہ اسی میں فنا اور برباد کر دی ہیں۔ جہازوں کے جہاز انہوں نے مادیات کی تحقیق میں غرق کر دئے ہیں پھر بھی اتنے استقلال سے کام پر جمے ہوئے ہیں کہ بلا اختیار کہنا پڑتا ہے ﴿قُلْ ھَلْ نُنَبِّئُکُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا. اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَھُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا﴾ (الکہف: ۱۰۴۔۱۰۵)۔ کہہ دے کیا ہم تمہیں بتا دیں کہ کون وہ لوگ ہیں جن کے اعمال خسارے میں ہیں، جن کی تمام کوششیں دنیا کی زندگی میں خرچ ہو چکی ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نیک اور عمدہ کام کر رہے ہیں۔

کشتیٔ نوح کا مطالعہ کرو۔ اس میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ دنیاوی نعمتیں دو طریق سے ملتی ہیں ایک اصطفاء کے طور پر اور ایک ابتلا کے طور پر۔ وہ فرماتے ہیں کہ تم مادہ پرست اقوام کی اقتدا مت کرو۔ انہوں نے حقیقی خالق کو چھوڑ دیا اور دنیا کی غلاظتوں کے پیچھے کتوں کی طرح پڑ گئے۔ اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَطَالِبُوْھَا کِلَابٌ۔ تم ان کے نقش قدم پر چل کر ترقی نہیں کر سکتے۔ مسلمان مسلمانوں کے نقشِ قدم پر چل کر ترقی کر سکتے ہیں۔ تم قرون ثلاثہ کے مسلمانوں کی کیوں اقتدا نہیں کرتے اور کیوں نہیں سوچتے کہ کس طرح اسلام نے پہلے ترقی کی۔ انہی وسائل اور ذرائع کو بہم پہنچاؤ اگر تم کامیابی کا منہ دیکھنا چاہتے ہو۔ مسلمان کہلا کر مردہ پرست اقوام کی اقتدا سے تم ترقی نہیں کر سکتے۔ اس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم پر الزام آتا ہے کہ اگر اس زمانہ کے مسلمان مستحق ظفر و نصرت ہیں تو ان میں امتیاز بالکل نہیں رہتا۔ دیکھو دوسری قوموں نے اللہ کو چھوڑ دیا ہے اور انہوں نے نجات کے حاصل کرنے میں بڑی کوشش کی ہے۔ تم کیوں اس نجاست کے دلدادہ بننا چاہتے ہو۔ ﴿قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَکَ کَثْرَۃُ الْخَبِیْثِ﴾ (المائدہ: ۱۰۱)۔ کہدے خبیث اور طیب برابر نہیں ہو سکتے اگرچہ تجھے خبیث کی کثرت تعجب میں ڈال دے۔

دوستو! عزیزو! تم ایسی کامیابی پر لعنت بھیجو جس سے خدا ہاتھ سے جاوے۔ جس نے خدا پا لیا اس نے سب کچھ پا لیا۔ مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ. جو اللہ کا ہو جاتا ہے اللہ اس کا ہو جاتا ہے۔ ﴿وَلِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ اور اللہ ہی کی بادشاہی آسمانوں اور زمین میں ہے۔ نتیجہ کیا ہوا کہ جو اللہ کا ہو جاتا ہے سب کچھ اس کا ہو جاتا ہے۔ تمہیں ناکامی کیوں ہوئی۔ کیوں تم اونچے مینار سے اسفل سافلین میں گرائے گئے۔ صرف اس لئے کہ تم نے اللہ کو چھوڑ دیا اور اُس نے تمہیں چھوڑ دیا۔ اب بھی سنبھلو، خدا کو یاد کرو، ذکر الٰہی سے تمہاری زبان تر رہے، اپنے اعمال میں تمہیں اللہ یاد ہو۔ تمہارے اموال اور انفس تمہارے نہیں ہیں۔ جب سے تم نے اسلام کا دعویٰ کیا ہے اور اپنے تئیں مسلمان کہا اسی وقت سے وہ اموال اور وہ جانیں تمہاری نہیں رہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ہو گئی ہیں۔ پس اس وقت تم مسلمان کہلا کر دیگر اقوام کی طرح نہیں ہو۔ تم نے اقرار کر لیا ہے کہ تم اپنے اموال اور جانیں اللہ کے ہاتھ بیچ چکے ہو۔ دوسری اقوام نے یہ اقرار نہیں کیا۔ تم کس طرح ان کی اقتدا کر کے کامیاب ہو سکتے ہو۔ ایک ہی وقت میں تم کیسے اللہ کو بھی راضی کر سکتے ہو اور دنیا کو بھی۔ تمہیں تو ان قواعد کی پیروی کرنی پڑے گی جن کے ماتحت تم نے اپنے تئیں بیچ دیا ہے۔ خبردار لَسْتُمْ کَاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ۔ تم دنیا کے عام لوگوں کی طرح نہیں ہو۔ تم شُھَدَاءُ عَلَی النَّاسِ ہو۔ تم تمام جہان کے لئے نمونہ ہو۔ تمہاری ذرا سی غلطی سے جہان کو سخت نقصان اور ضرر پہنچتا ہے۔ پس جب تک تم دائرۂ اسلام میں اپنے تئیں رکھنا پسند کرتے ہو تب تک تمہیں کامیابی مردہ پرست اقوام کی اقتدا سے نہیں مل سکتی۔ انہوں نے اللہ کو چھوڑ دیا ہے پس اللہ نے ان کو چھوڑ دیا۔ ﴿وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰہَ﴾ اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا ہے۔ ﴿وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ اللہ کو بہت یاد کرو تا کہ تم کامیاب اور مظفر و منصور ہو جاؤ۔ دیکھو تمہاری کامیابی مشروط ہے اور ان کی کامیابی مشروط نہیں ہے۔ ﴿مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَۃَ عَجَّلْنَا لَہٗ فِیْھَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَہٗ جَھَنَّمَ. یَصْلٰھَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا﴾ (اسراء: ۱۹) جو اس دنیا کو چاہتے ہیں ہم ان کو اسی دنیا میں دیتے ہیں جتنا چاہتے ہیں، جس کے لئے چاہتے ہیں، پھر جہنم میں ہم اس کو داخل کریں گے اور وہ بڑا ذلیل و خوار ہو گا۔ ﴿وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ وَسَعٰی لَھَا سَعْیَھَا وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ کَانَ سَعْیُھُمْ مَّشْکُوْرًا﴾ (اسراء: ۲۰) اور جو آخرت چاہتے ہیں اور اس کے لئے کوشش کرتے ہیں بشرطیکہ وہ مومن ہیں پس ان کی سعی کی قدر کی جاوے گی ﴿کُلًّا نُّمِدُّ ھٰٓؤُلَآءِ وَھٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّکَ. وَمَا کَانَ عَطَآءُ رَبِّکَ مَحْظُوْرًا﴾. (اسراء: ۲۱)۔ ہم اِن کی بھی مدد کرتے ہیں اور اُن کی بھی۔ اور تیرے رب کی عطا سے ہر ایک کو مدد ملتی ہے۔ اور تیرے رب کی عطا بند نہیں ہوتی۔ پس اے وہ لوگو! جنہوں نے اپنے اموال اور جانیں اللہ کے ہاتھ بیچ دی ہیں۔ تم اپنے مال اور جانیں اللہ کی اجازت کے بغیر کہیں بھی استعمال نہیں کر سکتے۔ پس تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری کامیابی اسی میں ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ضوابط اور قواعد کی اقتداء کرو۔ دیکھو اللہ کو یاد رکھو اور اس کو کبھی مت بھولو۔ حضرت موسیٰؑ جیسے عظیم الشان انسان کو حکم ہوتا ہے ﴿اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ﴾ (سورۃ طٰہٰ) میری یاد کے لئے تُو نماز پڑھا کر۔ ﴿وَلَا تَنِیَا فِیْ ذِکْرِیْ﴾ (سورۃ طٰہٰ) اور میری یاد کو کبھی نہیں بھولنا۔ ﴿فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَ اشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ﴾ (البقرۃ: ۱۵۳)۔ تم مجھے یاد رکھو مَیں تمہیں یاد رکھوں گا۔ اور میری قدر کرو۔ اور میری ناقدری مت کرو۔ دیکھو جب ہم نے اللہ کی قدر کی اور اس کے قواعد اور احکام کا امتثال کیا ہم بڑے بن گئے۔ ہمیں اللہ نے بھی یاد کیا۔ اور جب ہم نے اللہ کا کفر کیا اور اس کو یاد نہ کیا اس نے ہمیں چھوڑ دیا اور ہم اپنے شامت اعمال سے اس حالت کو پہنچ گئے جس میں ہم ہیں۔ پس اہل اسلام کی ترقی ہوئی بھی تو وہ اسلام کی ترقی نہیں ہے بلکہ شیطنت کی ترقی ہے۔ اللہ کو ہر وقت، ہر کام میں یاد رکھو۔ ﴿وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ. وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ﴾

(بشکریہ اخبار الفضل قادیان دار الامان۔ ۲۱؍ جنوری ۱۹۱۴ء)

TOWNHEAD PHARMACY
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS NEEDS
☆.......☆.......☆
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

اعلان نکاح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹؍جون ۲۰۰۲ء بروز اتوار بعد نماز عصر مسجد فضل لندن میں عزیزہ ھبۃ الحیٔ چوہدری صاحبہ بنت مکرم ہادی علی چوہدری صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم قمر بلال احمد صاحب آف کینیڈا ابن مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب آف فیصل آباد پاکستان بعوض بیس ہزار کینیڈین ڈالر فرمایا اور دعا کروائی۔
اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ ہو۔

حضرت میاں محمد دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(فضل اللہ طارق۔ مبلغ سلسلہ۔فجی)

خاکسار کے پردادا جان میاں محمد الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ گوجر پسوال قوم سے تعلق رکھتے تھے اور ضلع گجرات میں موضع بھلیسر ان کا گاؤں ہے جو کہ گجرات سے بھمبر، آزاد کشمیر کو جانے والی سڑک کے ساتویں میل پر واقع ہے۔ یہ گاؤں پردادا جان کے آباء واجداد نے ہی آباد کیا تھا۔ آپ کا خاندان دینی علوم سے شغف رکھنے والا خاندان تھا جس کی وجہ سے گاؤں اور علاقہ میں ”میانے“ مشہور تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ حافظ قرآن ہونے کے علاوہ اس زمانہ میں مروجہ دینی علوم اردو، فارسی میں بھی دسترس رکھتے تھے اور کافی شاگرد بھی آپ سے قرآن کریم اور دینی علوم حاصل کرتے تھے۔ اپنے گاؤں کے شاگردوں کے علاوہ ارد گرد کے دیہات سے بھی شاگرد پڑھنے آتے تھے۔ گو آپ گاؤں میں امام الصلوٰۃ تھے لیکن دیگر مُلانوں کی طرح روٹیاں نہ لیتے تھے اور نہ ہی اپنے شاگردوں کے بارہ میں پسند کرتے تھے بلکہ جب کوئی شاگرد پڑھنے آتا تو اسے صاف کہہ دیتے کہ اگر قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے لئے مجھ سے پڑھنا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے۔ اگر اس نیت سے پڑھنا ہے کہ قرآن پاک حفظ کر کے یا ناظرہ پڑھ کر ملاں گیری کرنی ہے تو اور بھی کئی درسگاہیں ہیں وہاں چلے جاؤ۔ نہ مَیں خود مُلاں گیری کرتا ہوں، نہ اپنے شاگردوں کے لئے پسند کرتا ہوں۔

آپ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ خود کاشتکاری کر کے اپنی گزر اوقات کرتے۔ چونکہ زمین بھی گاؤں کے چاروں طرف دور و نزدیک تھی اس لئے شاگردوں کو بتادیتے کہ کل میں فلاں جگہ ہل لے کر جاؤں گا وہاں آجانا۔ چنانچہ شاگرد صبح کی بتائی ہوئی جگہ پر آجاتے اور کھیت کے کنارے پر بیٹھ جاتے۔ آپ ہل چلاتے ہوئے ہی پڑھاتے جاتے شاگرد باری باری سبق لینے کے لئے ساتھ ساتھ چل کر سبق لے کر واپس اپنی جگہ پر آکر بیٹھ کر یاد کرتا۔ پھر دوسرا، پھر تیسرا۔ جو رہ جاتے ان کو ہل چھوڑنے کے بعد مسجد میں پڑھاتے، یہ صورت حال تھی پردادا جان کے درس کی۔

خاکسار کے دادا جان جو کہ ان کے بڑے فرزند تھے، کا نام، محمد فضل عظیم تھا۔ انہوں نے بھی اپنے والد بزرگوار سے قرآن کریم حفظ کیا اور کچھ دینی علوم بھی حاصل کئے۔ پھر قریب ایک گاؤں میں پرائمری تک تعلیم حاصل کی۔ آپ بفضل تعالیٰ بہت ہی ذہین تھے صرف تین سال میں پرائمری تک وظیفہ کے ساتھ پڑھ لیا۔ اور پھر موضع فتح پور میں جہاں ورنیکلر فائنل مڈل تک سکول تھا وہاں سے دو سال میں اوپر کی تین جماعتوں تک تعلیم حاصل کی اور مڈل میں بھی وظیفہ حاصل کیا۔

محترم دادا جان کا ارادہ آگے انگریزی تعلیم حاصل کرنے کا تھا لیکن اس وقت ضلع بھر میں کوئی ایسا سکول نہ تھا۔ لیکن حسن اتفاق سے پردادا جان کے ایک شاگرد سیالکوٹ شہر کے سید فیملی سے تھے جن کے ننھال ہمارے قریب کے گاؤں میں تھے اور انہوں نے اپنے ننھال میں رہ کر میرے دادا جان سے قرآن کریم پڑھا تھا اور بعد میں اپنے شہر جا کر انگریزی تعلیم حاصل کی تھی اور پھر ریلوے میں لاہور میں سروس کر رہے تھے۔ وہ اپنے ننھال آئے اور اپنے استاد بزرگ سے ملنے آگئے۔ چنانچہ دادا جان نے اپنی مزید تعلیم حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار ان سے کیا۔ جس پر انہوں نے اپنے بزرگ استاد سے یعنی پردادا جان سے کہا کہ فضل عظیم نے بفضل تعالیٰ مڈل میں وظیفہ حاصل کیا ہے اور اس کی خواہش ہے کہ آگے تعلیم حاصل کرے لہذا آپ اجازت دیں تو مَیں اسے لاہور اسلامیہ ہائی سکول جو کہ انجمن حمایت اسلام کا ہے اس داخل کرا دیتا ہوں۔ کچھ وظیفہ حکومت کی طرف سے اسے ملا ہے اور انجمن حمایت اسلام بھی لائق اور ہونہار بچوں کو وظیفہ دیتی ہے۔ اس طرح یہ آگے تعلیم حاصل کر سکے گا۔ چنانچہ ان سید صاحب کے کہنے پر پردادا جان نے اجازت دے دی اور دادا جان نے لاہور میں اسلامیہ ہائی سکول میں داخلہ لے لیا۔ (یہ دادا جان کی تعلیم اور داخلہ کا ذکر اس لئے کیا گیا ہے کہ یہ سب کچھ ہمارے خاندان کے لئے احمدیت کی نعمت عطا ہونے کا باعث ہے ورنہ اس کی کوئی ضرورت نہ تھی)۔

چنانچہ ابھی دادا جان کو وہاں تین چار ماہ کا عرصہ گزرا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور تشریف لائے اور اسلامیہ ہائی سکول کے بالمقابل برانڈرتھ روڈ کے دوسری طرف ہی حضور علیہ السلام کا قیام تھا۔ حضور کی آمد پر مولویوں نے شور و غوغا مچانا شروع کردیا اور جلوس وغیرہ لے کر اس طرف آئے۔ دادا جان نے یہ سب کچھ سنا اور دیکھا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام جہاں تشریف فرما تھے وہاں چلے گئے اور ایسے گئے کہ وہاں کے ہی ہو رہے اور حضور کی واپسی پر قادیان چلے گئے۔ ہوسٹل یا سکول والوں کے علم میں کچھ نہیں تھا۔ اس کے دو تین ماہ بعد وہ سید صاحب جو کہ یہاں لائے تھے پتہ کرنے آئے تو سکول کی انتظامیہ نے لاعلمی کا اظہار کیا کہ چونکہ وہ دیہاتی لڑکا تھا ہو سکتا ہے اداس ہو گیا ہو اور گھر چلا گیا ہو۔ اس پر ان سید صاحب نے اپنے ننھال میں لکھا اور ان کے ننھال والوں نے بزرگوارم پردادا جان کو اطلاع دی۔ چونکہ دادا جان وہاں نہ تھے نہ گھر والوں کو علم تھا یہی خیال کر لیا گیا کہ ہو سکتا ہے پیدل ہی وہاں سے چل نکلا ہو نہ معلوم کہاں کھو گیا ہے۔ گھر والے رو دھو کر صبر کر کے بیٹھ رہے۔ ایک سال تک دادا جان نے گھر میں کسی قسم کی اطلاع نہ دی۔ سال گزر جانے پر گھر خط لکھا تو اپنے والد بزرگوار کو لکھا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ یہ زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا ہے۔ چنانچہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو چکا ہے اور وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں اور مَیں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کرلی ہے۔

اس طرح دو سال تک دادا جان قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں رہنے کے بعد واپس گاؤں آئے۔ وہاں پردادا جان نے مارا پیٹا تو نہیں لیکن کچھ عرصہ تک بول چال بند رکھی۔ دادا جان کوئی نہ کوئی کتاب والد بزرگوار کے سرہانے تکیہ کے نیچے رکھ دیتے۔ اس طرح پردادا جان خفیہ طور پر ان کتب کا مطالعہ کرتے۔ بالآخر حقیقت کھل گئی اور بذریعہ خط بیعت کرلی۔ بعد میں جلسہ سالانہ پر حاضر ہو کر دستی بیعت اور زیارت کا شرف حاصل کیا۔ یہ ۹۹-۱۸۹۸ء کی بات ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ موصی تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹے اور دو بیٹیاں عطا کی تھیں۔ چاروں بیٹے بھی اور دونوں بیٹیاں بھی موصیہ ہیں۔

آپ کی زندگی میں ہی آپ کے گاؤں میں تین چار گھرانے احمدی ہوئے اور ساتھ کے تین چار دیہات میں بھی ایک ایک گھرانہ احمدی ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی (پردادا جان کی) نسل دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہے اور ان میں کئی ایک واقفین زندگی بھی ہیں اور مختلف خدماتِ دینیہ کی توفیق پا رہے ہیں۔ یہ سب کچھ حضرت دادا جان اور حضرت پردادا جان کی دعاؤں اور نیک خواہشات کا ثمرہ ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بزرگوں کی نیکیوں کو ہم میں اور ہماری نسلوں میں ہمیشہ جاری رکھے۔

گوتھن برگ میں کتب کی نمائش کے عالمی میلہ میں جماعت احمدیہ سویڈن کی کامیاب شمولیت

(رپورٹ: آغا یحییٰ خان مبلغ سلسلہ سویڈن)

سویڈن جو خوبصورت جھیلوں کا ملک ہے اس میں سال میں ایک مرتبہ کتب کا ایک عالمی میلہ لگتا ہے جس میں تمام دنیا سے کتب پڑھنے اور خریدنے کے شوقین کھنچے چلے آتے ہیں اور اپنی من پسند زبان میں کتب خریدتے ہیں۔ امسال گوتھن برگ سویڈن میں انٹرنیشنل بک فیئر ۱۹ سے ۲۲ ستمبر تک منعقد ہوا۔ بعض ناگزیر حالات کی بنا پر گزشتہ تین سال کتب کے اس عالمی میلہ میں جماعت احمدیہ کی شمولیت نہ ہو سکی مگر امسال محترم عبداللطیف صاحب انور امیر جماعت احمدیہ سویڈن نے نمائش کتب میں شمولیت کا فیصلہ کیا اور یہ ذمہ داری خاکسار کے سپرد کی۔ خاکسار کے ساتھ مکرم عامر منیر چوہدری صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ سویڈن اور مکرم نصیر الحق صاحب سیکرٹری تبلیغ اور دیگر مخلصین جماعت نے بھرپور تعاون کرتے ہوئے اپنے سٹال کو دیدہ زیب بنایا اور سٹال پر حضور پرنور کے روح پرور خطابات کو دکھا کر آنے والے مہمانوں میں MTA کو متعارف کرایا۔ خاکسار اور عامر منیر چوہدری صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مسلسل چاروں دن سٹال پر موجود رہے اور آنے والوں کو جماعت کا تعارف بھی کراتے رہے اور ان کے بعض سوالات کے تسلی بخش جوابات بھی دیتے رہے۔

سٹال پر انصار، خدام اور لجنہ اماء اللہ نے چاروں دن ڈیوٹیاں دیں۔ آنے والے مہمانوں کو جماعت کا تعارف کرایا اور ۷۵۰۴ کرونر کا لٹریچر فروخت کرنے کے علاوہ جماعتی تعارف کے بارہ میں اور جہاد کی حقیقت کے بارہ میں لٹریچر کثیر تعداد میں تقسیم کیا۔ ہماری حوصلہ افزائی کے لئے مکرم نیشنل امیر صاحب بھی گاہے بگاہے سٹال پر تشریف لاتے رہے۔ ایک دہریہ نے اپنے سوالوں کے تسلی بخش جواب پاکر کہا کہ جس اسلام کو آپ کی جماعت پیش کرتی ہے اسے ہمیں تسلیم کرنا ہی پڑے گا۔

کتب کی اس نمائش کے آخری روز ہماری درخواست پر نمائش کی مدار المہام آنا فالک (Anna Falk) ہمارے سٹال پر تشریف لائیں۔ محترم امیر صاحب نے انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایداللہ کی تصنیف "Islam's Response to Contemporary Issues" اور حضرت مسیح موعودؑ کی مبارک تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی کا سویڈش ترجمہ اور جہاد کے بارہ میں اسلامی تعلیم پر مشتمل پمفلٹ پیش کیا جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ وصول کیا۔

دنیا کے ۳۰ ممالک کے نمائندگان اور مصنفین نے اس نمائش میں حصہ لیا اور ۷۵۰ کمپنیوں نے شمولیت کی۔ ۱۰۷۶ اخبار نویس شامل ہوئے ۶۰۷ تقاریر ہوئیں اور ایک لاکھ پندرہ ہزار افراد نے اس نمائش سے استفادہ کیا۔

خدا کرے کہ اس نمائش کے نتیجہ میں ہونے والے رابطے ثمر آور ہوں اور اللہ تعالیٰ ان سب کو جنہوں نے نمائش کو کامیاب بنانے کی سعی بلیغ کی اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز۔ ربوہ

☆ ریلوے روڈ: 0092 4524 214750

☆ اقصیٰ روڈ: 0092 4524 212515

SHARIF JEWELLERS
RABWAH - PAKISTAN

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

احمدیت کے اثرات

روزنامہ "الفضل" ۹ و ۱۰؍ مئی ۲۰۰۲ء میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مؤرخ احمدیت اپنے آبائی قصبہ، خاندان اور اپنی ذات پر احمدیت کے اثرات تفصیل سے بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میرا آبادی قصبہ پنڈی بھٹیاں ہے جسے اکبر بادشاہ کے وقت مسمی اجلالیہ بھٹی نے آباد کیا تھا۔ سکھوں کی غارت گری کے زمانہ میں بھی اس قصبہ کے مالک نے یہاں اپنا اقتدار بحال رکھا اور کسی کی اطاعت قبول نہ کی۔ بعد میں سکھوں کے خلاف انگریز فوج کی مدد کرنے پر اُس کی ساری جائیداد اُس کو واپس کردی گئی جو آج بھی اُس کے خاندانوں کی ملکیت چلی آرہی ہے۔ پہلے پنڈی بھٹیاں ضلع جھنگ میں شامل تھا، ۱۸۹۰ء میں اسے ضلع گوجرانوالہ میں شامل کردیا گیا اور ۱۹۹۳ء میں ضلع حافظ آباد کی تحصیل بنادیا گیا۔

۱۸۹۲ء میں اس قصبہ کے ایک صاحب منشی عنایت اللہ نائب مدرس نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت ۱۴؍اگست کو کی لیکن افسوس کے ۲۷؍ستمبر کو خود ہی اپنا تعلق احمدیت سے توڑ لیا۔ پھر حضرت میاں رحیم بخش صاحبؓ کے حصہ میں یہ سعادت ۱۶؍مئی ۱۸۹۷ء کو آئی۔ ایک ماہ بعد حضرت میاں اللہ ودھایا صاحبؓ نے بھی حضور علیہ السلام کی بیعت کی سعادت حاصل کرلی۔ پھر کئی لوگ اس قافلہ میں شامل ہوگئے۔ حضرت میاں محمد مراد صاحب ایک صاحب کشف بزرگ تھے جنہوں نے ایک خواب کی بناء پر خلافت اولیٰ میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ پھر آپ کی درخواست پر حضرت خلیفہ اوّلؓ نے حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ کو پنڈی بھٹیاں بھجوایا۔ وہاں غیراحمدیوں کی دعوت پر مشہور اہل حدیث عالم مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے مناظرہ کا پروگرام بنانے کے باوجود حضرت راجیکی صاحبؓ کی آمد کا سن کر عدیم الفرصتی کا بہانہ بناکر وہاں آنے سے انکار کردیا۔ بعد میں غیراز جماعت معززین نے شرمسار ہوکر معذرت کرلی۔

حضرت میاں محمد مراد صاحبؓ نے ۱۴؍مارچ ۱۹۱۴ء کو کشف میں دیکھا کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی وفات ہوگئی ہے اور اُن کی جگہ حضرت مرزا محمود احمد صاحبؓ خلیفہ ثانی مقرر ہوئے ہیں۔ اس آسمانی اطلاع پر آپ نے فوراً خلافت ثانیہ کی بیعت کرلی۔ آپ ایک مخلص اور جوشیلے احمدی تھے اور دعوت الی اللہ کے شیدائی تھے جن کی تبلیغ سے کئی افراد نے احمدیت قبول کی۔ آپ ۳؍فروری ۱۹۶۸ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

حضرت میاں محمد مراد صاحبؓ کی تبلیغ سے میرے چھوٹے چچا میاں عبدالعظیم صاحب نے ۱۹۲۸ء کے وسط میں قبول احمدیت کا شرف پایا۔ اُن کی وفات یکم اپریل ۱۹۹۱ء کو عالم درویشی میں ہوئی۔ احمدیت قبول کرنے پر ہمارے دادا نے اُن پر مصائب کے پہاڑ توڑ ڈالے لیکن وہ ثابت قدمی سے صدق و صفا کا نمونہ پیش کرتے رہے۔ ۱۹۳۳ء کے جلسہ سالانہ پر میرے والد محترم حافظ محمد عبداللہ صاحب نے بھی احمدیت قبول کرلی تو وہ بھی میرے دادا کا شکار بن گئے لیکن انہوں نے بھی ثابت قدمی کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ پہلے وہ حافظ عبدالکریم صاحب مجددی نقشبندی راولپنڈی کے مرید تھے۔ میرے دادا میرے والد کو پکڑ کر اُن کے پاس لے گئے اور غضبناک ہوکر کہا کہ اسے سمجھاؤ۔ انہوں نے فرمایا: جس کا سینہ قرآن پاک سے منور ہو وہ غلط فیصلہ نہیں کرسکتا۔ میرے والد ۱۹۶۲ء تک پنڈی بھٹیاں میں ہی مقیم رہے۔ پھر اپنی وفات (۱۶؍فروری ۱۹۷۹ء) تک نظارت اصلاح و ارشاد مقامی کے ماتحت مختلف اضلاع میں خدمت کی توفیق پائی۔ کئی مناظروں میں کامیابی حاصل کی اور بہت سی سعید روحیں احمدیت کی آغوش میں آئیں۔

میرے نانا کا نام شہامت اور والدہ کا نام روشنائی تھا۔ والدہ صاحبہ نے قیام پاکستان تک بیعت نہیں کی لیکن احمدیت کو عزت کی نگاہ سے دیکھا بلکہ احمدی علماء کی خدمت بھی شوق سے کرتیں۔ اپریل ۱۹۴۹ء کے جلسہ سالانہ میں وہ شامل ہوئیں تو انہوں نے انکشاف کیا کہ ربوہ کی بستی انہیں پہلے ہی بذریعہ خواب دکھادی گئی تھی کہ یہاں مسیح موعود کا قافلہ اُترے گا۔ میرے ایک اَور چچا اللہ بخش صاحب (وفات ۱۲؍جنوری ۱۹۹۳ء) نے بھی بیعت کرلی تھی۔ میرے یہ چچا، والد اور والدہ ماجدہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

۱۹۳۱ء میں پنڈی بھٹیاں میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا جس میں مسلمانوں کی بہبود کے لئے تقاریر کی گئیں۔ جلسہ کے فوراً بعد "انجمن اصلاح المسلمین" کا قیام عمل میں آیا اور کئی جلسے بعد میں منعقد ہوئے جن میں احمدیوں اور غیراحمدیوں نے متحدہ پلیٹ فارم سے خطاب کیا۔ لیکن یہ فضا زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکی۔

پنڈی بھٹیاں کی ایک بزرگ شخصیت محترم چودھری محمد حسین صاحب ایڈووکیٹ ۱۹۰۷ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۲۹ء میں بی۔اے کیا۔ تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ قیام پاکستان سے قبل حافظ آباد میں اکلوتے مسلمان وکیل تھے۔ مارچ ۱۹۳۳ء میں انہوں نے ایک جلسہ کیا تو مخالفین جلسہ کی چیزیں اٹھاکر لے گئے اور پتھر مارتے ہوئے گندی گالیاں دیتے رہے۔ اُن کے ذریعہ ڈیڑھ سو افراد نے احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔

اپریل ۱۹۳۵ء میں میرے دادا نے اپنے تینوں احمدی بیٹوں اور حضرت میاں محمد مراد صاحب اور دیگر مخلصین کو دعوت مباہلہ دی۔ اس مباہلہ کی بارہ شرائط تھیں۔ صدارت دو مقتدر شخصیات نے کی۔ اس مباہلہ کے نتیجہ میں احمدی مباہلین تو اپنے متعلقین سمیت معجزانہ طور پر محفوظ رہے مگر فریق ثانی کا جو حال ہوا اُس کا ذکر میرے والد صاحب نے الفضل کے شماروں میں بھی کیا۔ سب سے زیادہ غضب الٰہی کا نشانہ میرے دادا بنے۔ پہلے میری دادی فوت ہوئیں پھر ایک چچا جو ایک مسجد کا امام تھا، مسجد میں ہی خودکشی کرکے راہیٔ ملک عدم ہوا۔ میرے دادا کی وفات اس حالت میں ہوئی کہ چنیوٹ کے ایک لغو عقائد کے حامل شخص کے وہ مرید تھے۔

۱۹۳۶ء میں میرے والد صاحب مجھے قادیان میں "مدرسہ احمدیہ" میں داخل کروا آئے۔ ۱۶؍مئی ۱۹۴۴ء کو میرا پہلا مضمون "الفضل" میں شائع ہوا۔ پھر مختلف رسالوں میں کئی مضامین شائع ہوتے رہے۔ ۲۴؍دسمبر ۱۹۴۴ء کو قادیان میں ایک عربی تقاریر کا مقابلہ ہوا جس میں مجھے اوّل قرار دیا گیا۔ ۱۹۴۶ء میں پنجاب یونیورسٹی کے مولوی فاضل کے امتحان میں مَیں یونیورسٹی میں سوم قرار پایا۔ ۲۹؍اکتوبر ۱۹۵۱ء کو جامعۃالمبشرین ربوہ کی پہلی کامیاب ہونے والی شاہد کلاس کی الوداعی تقریب منعقد ہوئی جس میں حضرت مصلح موعودؓ بھی شامل ہوئے۔ مَیں نے جواب ایڈریس پیش کیا جس پر حضورؓ نے اپنے خطاب میں خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ ۲۵؍جون ۱۹۵۳ء کو حضورؓ نے مجھے "تاریخ احمدیت" کی تدوین کی ذمہ داری سونپی جس کی اب تک ۱۹ جلدیں شائع ہوچکی ہیں۔ نیز قریباً چالیس دیگر کتب بھی شائع ہوچکی ہیں جن میں سے بعض کے انگریزی اور انڈونیشین زبانوں میں تراجم ہوچکے ہیں۔ دسمبر ۱۹۵۴ء سے اکتوبر ۱۹۵۶ء تک ماہنامہ "خالد" کا نائب مدیر اور ۱۹۶۰ء سے جون ۱۹۶۲ء تک مدیر رہا۔ جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء کے شبینہ اجلاس میں پہلی بار تقریر کی جسے صیغہ اشاعت نے شائع کیا اور حضورؓ نے ۱۹۵۸ء کی مجلس شوریٰ میں اس کا بطور خاص ذکر فرمایا۔

۱۹۷۴ء میں حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ کی قیادت میں پاکستان قومی اسمبلی میں جماعت کی نمائندگی کی توفیق پائی۔ ۱۹۷۵ء میں مجلس افتاء کا نائب صدر بھی رہا۔ جلسہ سالانہ ربوہ میں ۱۹۷۶ء سے ۱۹۸۳ء تک تقاریر کا موقع ملتا رہا۔ جلسہ سالانہ انگلستان ۱۹۸۵ء میں صدر انجمن احمدیہ کی نمائندگی کی توفیق ملی۔ اس دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر انگلستان کے علاوہ سویڈن، ناروے اور جرمنی کی جماعتوں کا دورہ کیا۔ جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۲ء میں شرکت کا موقع ملا۔

۳؍اپریل تا ۳؍مئی ۱۹۹۰ء گوجرانوالہ سنٹرل جیل میں دیگر نو مخلصین کے ساتھ اسیر راہ مولیٰ رہا۔ اس دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب کو اپنے قلم سے تحریر فرمایا: "اللہ کے شیروں سے ملنے جاؤ تو میرا محبت بھرا اسلام اور پیار دینا...... بن پڑے تو سلاخوں میں سے گلے لگاکر دل سے دل ملاکر میرا محبت بھرا سلام اور پیار بھرا عید مبارک کا تحفہ پیش کرنا۔ پھر اس چہرے کی کیفیت لکھنے کی کوشش نہ کرنا۔ مَیں اس وقت بھی تمہارے ابا کا وہ کھلا ہوا چہرہ دیکھ رہا ہوں......"۔ اس کیس میں مجھے دو سال قید بامشقت اور پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزائیں سنائی گئیں۔

۹۳-۱۹۹۲ء میں مجھے کیمبرج (انگلینڈ) کے ایک عالمی ادارے انٹرنیشنل ببلوگرافیکل کی طرف سے مین آف دی ایئر کا اعزاز دیا گیا جس کا ذکر پاکستان کے مؤقر اخبارات نے بھی کیا۔

۞ ۞ ۞

مکرم ڈاکٹر سردار محمد حسن صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۷؍مئی ۲۰۰۲ء میں مکرم ڈاکٹر سردار محمد حسن صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے مکرم محمد اسماعیل منیر صاحب لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب اُس ابتدائی ہراول دستہ کے اُن سولہ ڈاکٹروں میں شامل تھے جنہوں نے نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم پر لبیک کہا۔ آپ کے والد محترم سردار نور احمد صاحب بھی وقف کرکے وکالت تبشیر تحریک جدید میں خدمت کی توفیق پارہے تھے جب حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ نے مکرم ڈاکٹر صاحب کو سیرالیون کے شہر روکوپر میں نیا کلینک کھولنے کا ارشاد فرمایا۔ حضورؒ کی دعاؤں اور راہنمائی سے مکرم ڈاکٹر صاحب کو ایسا دست شفا عطا ہوا کہ احمدیہ کلینک نے تیزی سے ترقی کی اور جلد ہی کرایہ کی عمارت سے اپنی نئی عمارت میں منتقل ہوا۔ ڈاکٹر کا مکان بھی تعمیر کروایا گیا۔ ہسپتال میں آوٹ ڈور مریضوں کے علاوہ اِن ڈور مریضوں کا بھی انتظام کیا گیا اور آپریشن بھی شروع ہوگئے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب عوام میں فرشتہ ڈاکٹر کے نام سے مشہور ہوگئے اور حتی کہ صدر مملکت کے افراد خانہ بھی اپنے سرکاری ڈاکٹر کی بجائے آپ کے پاس علاج کے لئے آنے لگے۔

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۰؍اپریل ۲۰۰۲ء میں شامل اشاعت مکرم چودھری محمد علی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

رات ڈھل جائے گی سورج کا سفر بھی ہوگا
صبح ہوتے ہی کوئی شہر بدر بھی ہوگا
تیری تصویر کو پلکوں پہ سجانے والا
خود ہی تصویر نہ بن جائے یہ ڈر بھی ہوگا
تیرے دیدار کی طاقت تو نہ ہوگی لیکن
ہر کوئی تیری طرف محو سفر بھی ہوگا

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ مَیں ۱۹۷۴ء میں جب سیرالیون میں امیر جماعت تھا تو روکوپر میں ڈاکٹر صاحب کے کلینک میں بھی گیا۔ آپ کمال مستعدی سے روزانہ قریباً ایک سو مریضوں کا معائنہ کرتے، پھر کھانے کے بعد آپریشن کیا کرتے اور عصر کے بعد روکوپر کی احمدیہ مسجد کی تعمیر کے لئے وقار عمل کی خاطر اپنے بیوی بچوں کو لے کر وہاں پہنچ جاتے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو سیرالیون کی ایک ابتدائی جماعت کے لئے مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر کرنے کے لئے مدد کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائی۔

مکرم عبدالمنان طاہر صاحب آف مظفر آباد (کشمیر)

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۰؍اپریل ۲۰۰۲ء میں مکرم عبدالمنان طاہر صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے مکرم ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ صاحب رقمطراز ہیں کہ آپ محترم ماسٹر بشیر احمد صاحب آف چارکوٹ (جموں کشمیر) کے بڑے بیٹے تھے، راجوری ضلع ریاسی میں ۷؍نومبر ۱۹۴۰ء کو پیدا ہوئے۔ بچپن میں کشمیر سے ہجرت کرکے گوجرانوالہ میں آباد ہونا پڑا۔ یہاں گزراوقات کے لئے معمولی نوکری بھی کی اور ٹیوشن بھی پڑھائی۔ ۱۹۵۷ء میں کشمیر کے اکاؤنٹنٹ جنرل کے دفتر میں ایک آڈیٹر کی حیثیت سے ملازمت کا آغاز کیا اور محکمانہ امتحانات پاس کرتے ہوئے ایڈیشنل اکاؤنٹنٹ جنرل کے عہدہ سے ۱۰؍ستمبر ۲۰۰۰ء کو ریٹائرڈ ہوئے۔

چونکہ آپ نے غربت کے دن بھی دیکھے ہوئے تھے اس لئے اپنے غریب رشتہ داروں کا ہمیشہ بہت خیال رکھتے۔ کئی عزیزوں کے بچوں کو اپنے پاس رکھا اور تعلیم دلوائی۔ مہمانوں کی خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے۔ اپنی ذات پر بہت کم خرچ کرتے اور لباس اتنا سادہ ہوتا کہ دیکھنے والا آپ کی دنیاوی حیثیت کا اندازہ نہیں لگا سکتا تھا۔ عہدہ کے لحاظ سے سرکاری گاڑی ملی ہوئی تھی لیکن جب اسے ذاتی استعمال میں لاتے تو اخراجات اپنی جیب سے ادا کرتے۔ ملازمت کے دوران لاکھوں کی رشوت کی پیشکش اکثر ہوتی رہتی جسے ٹھکرا دیتے۔ اپنی بڑی مالی ضرورتیں دفتر سے قرضہ لے کر بھی پوری کیں، یہ قرضہ اقساط میں ادا ہوتا رہتا۔ ۴۳ سال بے داغ ملازمت کی۔ افسران، ساتھیوں اور ماتحتوں میں یکساں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

جماعتی کاموں میں مستعد رہتے۔ دعوت الی اللہ کرتے رہتے۔ ۱۹۷۴ء میں مخالفین کے جلوس نے آپ کے گھر کو لوٹ مار کرنے کے بعد جلادیا تو بھی آپ نے صبر و تحمل کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مالی لحاظ سے بے انتہا دیا اور غیر معمولی محکمانہ ترقیات بھی عطا کیں۔ اپنی جماعت میں لمبا عرصہ سیکرٹری مال رہے اور بوقت وفات ناظم انصاراللہ ضلع مظفر آباد تھے۔ ۱۹۹۷ء میں اپنی جماعت کے صدر اور امیر ضلع بھی مقرر ہوئے۔ کئی مرحومین کی طرف سے چندہ تحریک جدید ادا کیا کرتے تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد زندگی کا آغاز وقف عارضی سے کیا اور دو ہفتوں کے لئے یہ خدمت بجالائے۔

نماز سنوار کر پڑھتے۔ نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے۔ آپ کا گھر ہی مرکز نماز بھی ہے۔ ڈش کا انتظام بھی کیا ہوا تھا جہاں غیر احمدی بھی خطبہ کے وقت مدعو ہوتے۔ بہت پُرسوز آواز پائی تھی۔ ایسے مسحور کن انداز میں نظم سناتے کہ حاضرین بہت لطف اندوز ہوتے۔ ۳؍ستمبر ۲۰۰۱ء کو چند روز کی بیماری کے بعد وفات پائی۔

حضرت عبداللہ بن جحشؓ

ماہنامہ "تشحیذالاذہان" ربوہ جون ۲۰۰۲ء میں آنحضور ﷺ کے صحابی حضرت عبداللہ بن جحشؓ کے بارہ میں مکرم عبدالماجد طاہر صاحب کا مضمون ایک پرانی اشاعت سے منقول ہے۔

آپؓ کا نام عبداللہ، والد کا نام جحش اور والدہ کا نام اُمیمہ تھا جو حضرت عبدالمطلب کی صاحبزادی اور آنحضور ﷺ کی پھوپھی تھیں۔ آپؓ کو آنحضورؐ کے خسر ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ آپؓ نے ابتدائی زمانہ میں ہی آنحضور ﷺ کی آواز پر لبیک کہا اور کفار کے بہت مظالم برداشت کئے اور ان مظالم سے تنگ آکر آپؓ کے خاندان نے دو مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب آنحضور ﷺ ابھی دارِارقم میں پناہ گزیں تھے۔

ہجرت مدینہ کے بعد آپؓ حبشہ سے مکہ تشریف لائے اور اپنے خاندان کے اسلام قبول کرنے والے تمام افراد کے ساتھ مدینہ ہجرت فرمائی۔ مدینہ میں آپؓ کی مؤاخات حضرت عاصمؓ بن ثابت بن ابی افلح انصاری سے قائم ہوئی اور آپؓ نے اُن کے گھر پر ہی قیام کیا۔

آنحضور ﷺ نے ایک بار آپؓ کے بارہ میں فرمایا: "گو عبداللہ بن جحش تم لوگوں میں سب سے بہتر نہیں ہے تاہم بھوک پیاس کی سختیوں کو زیادہ برداشت کرسکتا ہے"۔ ۲ ہجری میں آنحضور ﷺ نے آپؓ کو ایک جمیعت کا امیر مقرر فرمایا اور ایک سربمہر خط دے کر فرمایا کہ دو روز سفر کرنے کے بعد کھول کر پڑھنا۔ چنانچہ حسب ارشاد دو منازل طے کرنے کے بعد آپؓ نے خط پڑھا تو اُس میں حکم دیا گیا تھا کہ مکہ اور طائف کے درمیان واقع نخلستان میں پہنچ کر قریش کی نقل و حرکت اور دیگر امور کا پتہ چلائیں۔ آپؓ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ مَیں رسول اللہ کے اس فرمان کو پورا کرکے رہوں گا۔ تم میں سے جو شہادت کا آرزومند ہے وہ میرے ساتھ چلے، جو ناپسند کرتا ہے وہ لوٹ جائے، مَیں کسی کو مجبور نہیں کرتا۔

سب نے ہی پورے جوش کے ساتھ رفاقت کی حامی بھری اور نخلستان میں پہنچ گئے۔ ایک روز ایک تجارتی قافلہ قریب سے گزرا تو آپؓ نے اپنی جمیعت کے ساتھ اُن پر حملہ کردیا۔ اس حملہ میں قافلہ کا سرغنہ عمرو بن حضرمی مارا گیا، دو افراد گرفتار ہوئے اور بہت سامال غنیمت ہاتھ لگا جسے لے کر آپؓ مدینہ پہنچے۔

آپؓ اخلاص و فدائیت کا ایک نمونہ تھے۔ ۷؍شوال کو ۳ ہجری کو احد کے میدان میں مسلمانوں اور کفار کے درمیان جنگ ہوئی۔ اس سے ایک روز قبل آپؓ نے دعا کی: خدایا! مجھے ایسا مدمقابل دے جو بہت شجاع اور سریع الغضب ہو۔ مَیں تیری راہ میں اُس سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ مجھے قتل کرکے ناک، کان کاٹ ڈالے۔ پھر جب مَیں تجھ سے ملوں گا تو تُو فرمائے گا: اے عبداللہ! تیرے ناک، کان کیوں کاٹے گئے؟ تو عرض کروں گا: تیرے لئے اور تیرے رسولؐ کے لئے۔

جنگ احد میں آپؓ بہت بہادری اور جوش سے لڑ رہے تھے کہ آپؓ کی تلوار ٹوٹ گئی۔ آنحضور ﷺ نے آپؓ کو نہتے دیکھا تو کھجور کی ایک چھڑی عطا فرمائی۔ آپؓ کافی دیر تک اُسی سے لڑتے رہے۔ اس دوران ابوالحکم بن افنس ثقفی نے حملہ کرکے آپؓ کو شہید کردیا۔ پھر مشرکین نے آپؓ کی نعش کا مثلہ کیا اور آپؓ کے مختلف اعضاء کاٹ کر ہار بنا کر پہنا۔

آپؓ نے چالیس سال سے زائد عمر پائی اور اپنے ماموں حضرت حمزہؓ کے ساتھ ایک ہی قبر میں مدفون ہوئے۔

حضرت ابوالمبارک محمد عبداللہ صاحبؓ

ماہنامہ "خالد" ربوہ جون ۲۰۰۲ء میں حضرت ابولمبارک محمد عبداللہ صاحبؓ کے بارہ میں ایک مضمون مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

آپؓ فروری ۱۹۰۱ء میں موضع بہادر حسین تحصیل بٹالہ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام خیردین تھا۔ پردادا غلام محمد کا تعلق غزنی (افغانستان) سے تھا جو وہاں ہجرت کرکے موضع بہادر حسین میں آکر آباد ہوگئے۔ آپؓ کے دادا کریم بخش نے انگریزوں کی فوج میں شامل ہوکر مہدی سوڈانی سے لڑائی میں حصہ لیا اور وہیں کام آئے۔

آپ ابھی تین سال کے تھے کہ والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا اور آپ کے تایا حضرت مولوی رحیم بخش صاحبؓ آپ کو اپنے ہمراہ تلونڈی جھنگلاں لے گئے۔ اپنے تایا اور تائی کے ہمراہ آپ کئی بار حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت سے فیضیاب ہوئے۔ ۱۹۱۲ء میں آپ کو مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل کروادیا گیا۔ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ (جو ہیڈماسٹر تھے) نے کتب مہیا کردیں۔ حضرت اماں جانؓ نے اپنے گھر میں ایک کوٹھڑی رہائش کے لئے عنایت فرمائی۔ ۱۹۱۵ء تک آپ وہیں مقیم رہے۔ حضرت اماں جانؓ نے ایک بار آپ کو اپنا چوتھا بیٹا کہہ کر مخاطب فرمایا۔ ایک بار حضرت مسیح موعودؑ کی مستعمل پگڑی کا ایک ٹکڑا بھی عطا فرمایا جس میں سے پرانا اور میلا ہونے کے باوجود خوشبو آتی تھی۔ (یہ کپڑا آپؓ کی وصیت کے مطابق آپؓ کے کفن کے ساتھ آپؓ کے گلے میں ڈال دیا گیا)۔

آپؓ کی شادی ۸؍جولائی ۱۹۲۶ء کو محترمہ زینت بی بی صاحبہ بنت حضرت حافظ میر امام الدین صاحب سے ہوئی۔ آپؓ نے ۴؍مئی ۱۹۶۶ء کو وفات پائی اور تین لڑکے اور دو لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑے۔

آپؓ کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ یہ ہے کہ جب آپ ڈیرہ بابانانک میں دعوت الی اللہ کرتے تھے اور خاص طور پر یہ بات بیان کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے تو ایک شخص نے اولاد نرینہ کے لئے دعا کی درخواست کی۔ آپؓ نے کہا پہلے احمدیت قبول کرلو۔ اُس نے کہا کہ اگر اولاد نرینہ ہوگئی تو احمدی ہو جاؤں گا۔ کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے اُسے لڑکا دیا تو وہ کہنے لگا کہ مَیں دو روپے چندہ دیا کروں گا۔ آپؓ نے کہا کہ جب تک احمدی نہیں ہوگے اُس وقت تک چندہ نہیں لینا۔ تاہم وہ احمدی نہ ہوا۔ کچھ عرصہ بعد وہ ٹی بی کا شکار ہوا تو پھر آپؓ کے پاس دعا کے لئے آیا لیکن آپؓ نے کہا کہ اب وقت گزر چکا ہے۔ چنانچہ اپنے خدا سے وعدہ کی حکم عدولی کی بنا پر وہ حسرت ناک موت کا شکار ہوا۔

اعزازات

☆ مکرمہ صوبیہ ارشد صاحبہ نے جناح یونیورسٹی برائے خواتین سے B.Sc آنرز کے مائیکروبیالوجی کے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ انہیں مولوی ریاض الدین احمد یادگاری شیلڈ اور طلائی تمغہ کا حقدار بھی قرار دیا گیا ہے۔

☆ عزیزم سید مطہر احمد صاحب نے میٹرک کے امتحان میں فیصل آباد بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

☆ مکرم منور لقمان صاحب نے پاکستان یونیورسٹی سوئمنگ چیمپئن شپ ۲۰۰۲ء میں سات طلائی تمغے حاصل کرکے بہترین تیراک ہونے کا اپنا اعزاز برقرار رکھا ہے۔

☆ مکرم لطف الرحمٰن صاحب نے ٹیکسٹائل انجینئرنگ کے B.Sc فائنل امتحان میں یونیورسٹی میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔

ماہنامہ "مصباح" ربوہ جون ۲۰۰۲ء میں شامل اشاعت مکرمہ صاحبزادی امۃالشکور صاحبہ کی اپنے والد محترم حضرت خلیفۃالمسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں کہی گئی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

وہ میرا دوست بھی تھا مونس و غم خوار بھی تھا
میرا ہمراز تھا، ہمدم تھا، وفادار بھی تھا
وہ میرے پاس تھا جب غم بھی بھلے لگتے تھے
خار رستے میں تھے، پر پھول کھلے لگتے تھے
جس کی باتوں میں ہوا کرتی تھی چاہت کتنی
جس کے دیکھے ہی سے مل جاتی تھی راحت کتنی
اس کے ہونٹوں کی ہنسی اور وہ چہرے کا نکھار
اس کی آنکھوں کی چمک دل کے لئے وجہِ قرار

MTA AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
06/12/2002 - 12/12/2002

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 06th December 2002
06 Fatah 1381
01 Shawwal 1423

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith, News.
01:00	Guldasta: An Eid programme on the evening of Chand raat.
01:30	Majlis-e-Irfan: Question and answer session in Urdu. Rec: 04.08.00
02:30	Children's Class: A special Eid children's class held on 14.05.95
04:50	MTA Travel: A tour of Central London featuring famous city landscapes and tourist attractions.
05:50	Tilaawat read by Qari Muhammad Aashiq.
06:00	MTA International News in English, Urdu and Bengali.
06:30	Urdu class: Held in Norway in August 1999.
07:30	Eid Sermons: Highlights of Eid sermons delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, in 1997-2001.
08:00	Moshaa'irah: An evening with Obaidullah Aleem.
09:00	Eid Milan 2002: A special programme featuring Eid celebrations.
10:00	Indonesian service: Eid special programmes 2002.
11:15	Eid Sermon: Eid Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad.
11:45	Spotlight: interviews recorded on the occasion of Eid celebrations 2002.
13:00	Friday Sermon: Delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad.
13:30	Bangla Shomprochar: Various Eid programmes in Bengali language.
14:40	Eid Sermon: Repeat of Eid Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad.
15:10	Spotlight: Repeat of Interviews recorded on Eid celebrations 2002.
16:00	Friday Sermon: ®
16:15	Children's Eid programme: Various programmes recorded for the Eid celebrations 2002.
17:15	French service: Eid special programmes.
18:15	German service: Various programmes in the German language.
19:20	Arabic service: Eid special programme 2002.
20:25	Eid sermon: ®
21:05	Children's Eid Programme: ®
22:05	Friday Sermon: ®
22:20	Urdu Class: Held in Spain on the 17th of April 1995
23:15	Moshaa'irah: An evening with Rasheed Qaisirani.

Saturday 07th DECEMBER 2002
07 Fatah 1381
02 Shawwal 1423

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
01:00	Eid Sermon: Repeat of Eid Sermon 2002.
01:30	Spotlight: Repeat of interviews from Eid 2002.
02:30	Friday Sermon: Repeat of Friday Sermon.
02:45	Children's Eid programme: Repeat of Eid programme 2002.
03:45	Eid Milan: A special programme featuring Eid celebrations for 2002.
04:40	Urdu Class: Held in Spain ®
05:40	MTA Travel: A tour to Hague, Holland.
06:05	Tilaawat
06:15	MTA International News.
06:35	Liqaa Ma'al Arab: A regular sitting with Arabic guests.
07:35	French Service: Special programmes featuring Eid celebrations 2002 from Mauritius.
08:40	Moshaa'irah: ®
10:00	Indonesian service: Variety of programmes.
11:10	Kehkashaan: An Urdu discussion.
12:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News
12:50	Urdu class: Session No. 493 Rec: 29.05.99
14:00	Bangla Shomprochar: Variety of programmes
15:00	Children's Class: Held on 07.12.02
16:05	French Service: ®
17:05	German Service: Various Programmes.
18:10	Liqa Ma'al Arab: Session No. 393
19:15	Arabic service: Various programmes in the Arabic language.
20:15	Yassarnal Qur'an: Session No. 6
20:40	Question and Answer Session in the English language.
21:40	Children's Class: Held on 07.12.02
22:55	Mulaqaat: Sitting with German friends. Rec: 10.07.02

Sunday 08th December 2002
08 Fatah 1381
03 Shawwal 1423

00:05	Tilaawat, Seerat-un-Nabi, News.
01:00	Children's class: Held on 16.06.01
01:30	Q&A Session: With English speaking friends held on 10.11.95
02:40	Discussion: Topic: 'The fate of the opponents of the Promised Messiah (as)'.
03:20	Friday Sermon: ®
04:20	Tahrik-e-Ahmadiyyat: A quiz based on the history of Ahmadiyyat. Programme no. 37
05:00	Mulaqaat: A weekly sitting of Lajna with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad.
06:05	Tilaawat, MTA News.
06:40	Liqaa Ma'al Arab session No. 333. Recorded on 22.10.97
07:45	Spanish services: Translation of Friday Sermon recorded on 15.11.85
08:55	Moshaa'irah: Mehfil-e-Ghazal.
09:30	Tahrik-e-Ahmadiyyat: ®
10:10	Indonesian Service: Various Items.
11:10	Discussion: An introduction to Hadhrat Masih Maud (as) books.
12:05	Tilaawat, Seerat-un-Nabi, MTA News.
13:00	Majlis-e-Irfaan: Session in Urdu.
14:00	Bangla Shomprochar: Various items.
15:05	Mulaqaat: ®
16:05	Friday Sermon: ®
17:05	German Service: Various Items
18:10	Liqaa Ma'al Arab: Session No: 394
19:15	Arabic Service: Various Items.
20:45	Q/A session with Hazoor and Urdu speaking friends.
22.00	Moshaa'irah: Mehfil-e-Ghazal
22:35	Safar Hum Nay Kia: A visit to 'Sawat', Pakistan
23:00	Mulaqaat: ®

Monday 09th December 2002
09 Fatah 1381
04 Shawwal 1423

00:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, MTA News.
01:00	Kadak: children's programme in Urdu. Part 2.
01:25	Q&A Session: Held on 10.05.98
02:30	Ruhaani Khazaa'en: A quiz in Urdu based on the books of the Promised Messiah (as).
03:05	Urdu Class: With Hazoor held ion 02.06.99
04:10	Learning Chinese with Usman Chou.
05:00	Rencontre Avec Les Francophones: A question and Answer held on 16.07.01
06:05	Tilaawat, MTA News in Urdu, English and Bengali.
06:30	Liqaa Ma'al Arab: Sitting with Arabic speaking guests. Rec: 23.04.98
08:00	Chinese Programme: Reading from the Chinese book 'Islam among Religions'.
08:25	Spotlight: A programme about Khawateen say Husn-e-Salook.
09:15	Q/A Session: Hazoor and English speaking friends. Rec: 10.05.98
10:20	Khutabaat-e-Imam: A quiz about the Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad.
10:45	Indonesian Service: A variety of programmes in the Indonesian language.
12:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News.
12:50	Urdu Class: Lesson No.494 ®
13:55	Bangla Shomprochar: Various Items
15:00	Rencontre Avec Les Francophones: A question and Answer held on 16.07.01
15:55	French Service: Various Items
16:55	German Service: Various Items
18:00	Liqa Ma'al Arab: Session No.395 ®
19:00	Arabic Service: Various Items
20:00	Kadak: ®
20:40	Question and Answer Session: Rec: 10.05.98
21:50	Ruhaani Khazaa'en: A quiz programme in Urdu.
22:20	Rencontre Avec Les Francophones: A question and Answer held on 16.07.01
23:25	MTA Travel: A tour to 'Istanbul'.

Tuesday 10th December 2002
10 Fatah 1381
05 Shawwal 1423

00:05	Tilawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
01:05	Waaqifeen-e-Nau: An educational and entertaining programme for children.
01..	Ilmi Khutabaat: An Urdu speech on 'The revival of Islam'.
02:30	Medical matters: a lecture on bones and bone injuries.
03:15	Around the Globe: A documentary on NASA and the Aeroplane, Part.5.
04:15	Lajna Magazine: programme no. 37
05:00	Mulaqaat: A weekly sitting with Bengali guests. Rec: 09.07.02
06:00	Tilaawat, MTA News.
06:30	Liqa Ma'al Arab: Session No: 396 Rec: 28.04.98
07:30	MTA Sports: Roak Doar-Obstacle course.
08:10	Spotlight: An Urdu speech on: The acceptance of Prayers'.
08:45	Dars-ul-Qur'an: Rec. on 29.01.98
10:20	Indonesian Service: Various Items
11:25	Medical matters: ®
12:05	Tilaawat, Dars-ul-Qur'an, MTA News.
13:00	Q/A Session : ®
14:00	Bangla Shomprochar: Various Items.
15:05	Mulaqaat: A weekly sitting with German friends.
16:05	French service: Various programmes.
17:05	German Service: Various Items.
18:10	Liqaa Ma'al Arab: Session No.396 ®
19:35	Waaqifeen-e-Nau: an educational and entertaining programme for children.
20:35	Ilmi Khitabaat: Speech on 'The revival of Islam'.
21:30	Around the Globe: (r)
22:30	From The Archives: Friday Sermon. Rec: 14.12.90
23:25	Medical matters: ®

Wednesday 11th December 2002
11 Fatah 1381
06 Shawwal 1423

00:05	Tilaawat, History of Ahmadiyyat, MTA News.
00:55	Guldasta: Children's programme
01:30	Reply to Allegations: Rec. on 14.07.94
02:30	Hamaari Kaa'enaat: Programme no. 38
03:00	Urdu Class: With Hazoor Class no. 492
04:30	Seerat Hadhrat Musleh Maud (ra).
05:00	From the Archives: Friday sermon Rec. on 14.12.90
06:05	Tilaawat, MTA News
06:30	Liqaa Ma'al Arab
07:35	Swahili Service: Selected sayings of the Holy Prophet (saw).
08:20	Swahili Dars-e-Hadith: Sayings of the Holy prophet (saw) translated in Swahili.
09:00	Reply to Allegations: ®
10:15	Indonesian Service: Various Items.
11:15	Seerat Hadhrat Musleh Maud (RA)
12:05	Tilaawat, History of Ahmadiyyat, MTA News.
12:50	Urdu Class: ®
14:00	Bangla Shomprochar: Variety Items.
15:05	From the Archives: Rec. on: 14.12.90
16:15	Mulaqaat: A weekly sitting of French speaking friends.
17:15	German Service: Various Items.
18:15	Liqaa Ma'al Arab: ®
19:20	Arabic Service: Various Items.
20:20	From The Archives: F/S Rec: 14.12.90
21:30	Guldastah: ®
22:00	Hamaari Kaa'enaat: Programme no. 38
22:20	Reply to allegations: Rec: 14.07.94
23:25	Seerat Hadhrat Musleh Maud (RA)

Thursday 12th November 2002
12 Fatah 1381
07 Shawwal 1423

00:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News
00:55	Waaqifeen-e-Nau: An educational and entertaining programme for children
01:30	Q&A Session: Held on 15.02.98
02:30	Photography: A series of lessons in Photography.
03.15	Canadian Horizon: Class No. 51
04:15	MTA Travel: A documentary about Volubilis.
04:55	Computers for everyone: Lectures on how to use a computer.
05:05	Tarjamatul Qur'an Class: No. 278 Rec: 20.10.98
06:05	Tilaawat, MTA International News.
06:30	Liqa Ma'al Arab: Session no. 400
07:30	Sindhi Muzakarah: Discussion on the topic of 'The truth of Hadhrat Masih Maud (as)'.
08:40	Q/A Session: Rec: 15.02.98
09:40	Sang-e-Meel: Scientific inventions and their inventors. Topic: 'Sir Isaac Newton.'
10:05	MTA Travel: ®
10:15	Indonesian Service: Various items.
11:15	Photography: ®
12:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News
12:45	Q&A Session: With English speaking friends.
13:55	Bangla Shomprochar: Various Programmes.
15:00	Tarjamatul Qur'an Class: Rec. on 20.10.98
16:00	French Service: Various items.
17:00	German Service: Various items.
18:05	Liqa Ma'al Arab: ®
19:00	Arabic Service: Daily items.
20:00	Waaqifeen-e-Nau: ®
20:45	Q&A Session: ®
21:45	Photography: ®
22:25	Tarjamatul Qur'an Class: No. 278
23:25	MTA Travel: ®
23:35	Sang-e-Meel: ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8875 1285

Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 | Friday, December 06, 2002 | Issue No. 49

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (التوبہ:۱۸)

Kibwaya (تنزانیہ۔ مشرقی افریقہ) میں

نو تعمیر شدہ مسجد احمدیہ کا افتتاح اور تبلیغی و تربیتی جلسوں کا انعقاد

(رپورٹ: مظفر احمد درانی امیر ومبلغ انچارج تنزانیہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت تحریک "تعمیر یکصد مساجد" پر جماعت احمدیہ تنزانیہ کو عمل کرنے کی خوب خوب توفیق مل رہی ہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔ اس سلسلے کی ۳۴ویں مسجد جماعت احمدیہ "کی بوایا" (Kibwaya) میں تعمیر ہوئی ہے۔ یہ جماعت صوبہ موروگورو (Morogoro) کے علاقہ Mkuyunu میں ہے۔

ریجنل مبلغ مکرم محمود احمد صاحب شاد نے اپنی ٹیم کے ہمراہ اس مسجد کی تعمیر کی نگرانی فرمائی۔ جب مسجد ہر لحاظ سے مکمل ہو گئی تو اس کے افتتاح کا پروگرام بنایا گیا۔ ہمارا یہ طریق ہے کہ مسجد کے افتتاح کی تقریب کو تبلیغ اور تربیت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

چنانچہ ۱۳، ۱۴ر ستمبر بروز جمعۃ المبارک اور ہفتہ مسجد کے افتتاح اور جلسے کے انعقاد کے لئے مقرر ہوئے۔ قریبی جماعتوں کو بھی اطلاع کی گئی۔ وہاں سے بھی احباب جماعت شوق سے حاضر ہوئے۔ نماز جمعہ کی ادائیگی سے مسجد کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔ جس سے قبل خاکسار نے خطبہ جمعہ میں تعمیر مساجد کی اہمیت اور انہیں آباد کرنے کی برکات سے احباب جماعت کو آگاہ کیا۔ انہیں بتایا گیا کہ مسجد کی موجودگی تب رحمت کا موجب ہوتی ہے جب اس کے حقوق ادا کئے جائیں۔ اس کی صفائی کا انتظام کرتے ہوئے اسے اللہ کے مخلص عبادتگزار بندوں سے بھرا جائے۔ نماز جمعہ و عصر کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جو مقامی جماعت کی طرف سے دعوت تھی۔

......☆......☆......☆......

نئی تعمیر شدہ مسجد احمدیہ کا ایک خوبصورت منظر

Kibwaya سکول کے باغ میں تبلیغی جلسہ

۱۳ر ستمبر کو نماز جمعہ و عصر کی ادائیگی کے بعد مقامی پرائمری سکول کے باغ کے گھنے درختوں کی چھاؤں میں تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم علی راشدی صاحب معلم سلسلہ نے اسلام کی انفرادیت پر تقریر کی۔ جس کے بعد مجلس سوال وجواب کا سلسلہ غروب آفتاب تک جاری رہا۔ جواب دینے والوں میں خاکسار مظفر احمد درانی، مکرم محمود احمد شاد صاحب، مکرم علی راشدی صاحب، مکرم عبدالرحمٰن صاحب اور مکرم ماجد سوری صاحب معلمین سلسلہ شامل تھے۔

......☆......☆......☆......

نئی مسجد میں تربیتی جلسہ

۱۴ر ستمبر بروز ہفتہ نئی تعمیر شدہ احمدیہ مسجد میں صبح نو بجے احباب جماعت کا تربیتی جلسہ رکھا گیا تھا۔ جس میں مکرم فیض احمد صاحب، مکرم محمود احمد شاد صاحب، اور خاکسار نے تربیتی موضوعات پر خطاب کیا اور حاضرین کے سوالات کے جوابات دئے۔ اور اس کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

......☆......☆......☆......

Mkuyuni کی گراؤنڈ میں تبلیغی جلسہ

نئی مسجد Kibwaya میں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد تمام احباب وخواتین قریبی جماعت Mkuyuni میں تشریف لے گئے۔ جہاں ایک گراسی پلاٹ کے درختوں کے سائے میں تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ دیہی گورنمنٹ کے سربراہ جلسہ کے مہمان خصوصی تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد معلم ماجد سوری صاحب اور معلم علی راشدی صاحب نے مختلف موضوعات پر خطاب فرمایا۔ جس کے بعد غروب آفتاب تک مہمان دوستوں کے سوالات کے جوابات دئے جاتے رہے۔ تمام سوالوں کے جوابات خاکسار مظفر احمد درانی نے دئے۔

اس جلسے میں بکثرت معلمین تشریف لائے اور سوالات بھی پوچھتے رہے۔ بعض مخالفین نے مجلس کے ماحول کو خراب کرنا چاہا مگر اپنی کم علمی کے باعث شرمندہ ہو کر لوٹے۔ دوسری طرف شریف النفس لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ دیہی گورنمنٹ کے صدر اور علاقے کے شیخ نے اپنے ساتھیوں سمیت جماعت میں شمولیت کی اور دو ہفتے بعد ہونے والے مرکزی جلسہ سالانہ میں بھی شامل ہوئے۔

اس اجلاس کی صدارت مقامی جماعت کے صدر Ismail Mwesne نے کی۔ آج اس علاقہ کے احمدی لوگ بہت خوش تھے کہ انہیں عبادت کے لئے خدا کا گھر تیار کرنے کی توفیق ملی ہے اور احمدیت کا بول بالا ہوا ہے۔ کیونکہ ہر جگہ لاؤڈ سپیکرز کی مدد سے جلسے کئے گئے۔ تقاریر اور سوالوں کے جوابات سن کر احباب جماعت ایمان سے لبریز ہوئے جبکہ دوسرے لوگ مطمئن ہوئے اور احمدیہ نقطہ نگاہ سے آگاہی حاصل کی۔

یہ جلسے تعمیر مسجد کی برکت سے منعقد ہوئے اور تعمیر مسجد کا کام حضور پرنور کی بابرکت تحریک سے مکمل ہوا۔ اللہ تعالیٰ پیارے آقا کو صحت و سلامتی والی فعال زندگی سے نوازے۔ آمین

Kibwaya کے مقام پر مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر احباب کا ہجوم

درود شریف کی برکات

حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔

"ایک دن میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اپنی دعا کے وقت ایک بڑا حصہ حضورؐ پر درود بھیجنے میں صرف کرتا ہوں۔ بہتر ہو کہ حضورؐ ارشاد فرماویں کہ میں اپنی دعا کے وقت میں سے کس قدر حصہ حضورؐ پر درود بھیجنے میں مخصوص کردوں۔ حبیب پاکؐ نے فرمایا: جتنا چاہو۔ میں نے عرض کی کیا ایک چوتھائی؟ فرمایا جتنا چاہو۔ اگر اس وقت میں اضافہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ نصف حصہ؟ فرمایا جتنا چاہو۔ اگر اس میں اضافہ کرو تو تمہارے لئے اور بھی بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آئندہ میں اپنی دعا کا سارا وقت حضورؐ پر درود کے لئے مقرر کرتا ہوں۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اس صورت میں تمہاری ساری ضرورتیں اور مرادیں پوری ہوں گی اور سب گناہ معاف ہو جائیں گے"۔ (ترمذی)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ! انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔